397

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

غلام احمد قادیانی

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

اخبار ہفتہ میں دوبار فی پرچہ ایک آنہ

الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ۸ ششماہی للعہ سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۷ | مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۵ شعبان ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ روزانہ ڈاک حضور کی خدمت میں پہنچائی جاتی ہے۔ اور ضروری خطوط کے جواب حضور لکھوا کر بھجوا دیتے ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

مختلف مقامات کے احمدیہ جلسوں پر مبلغین روانہ ہونیوالے ہیں۔ اور بعض اپنے علاقوں میں دورہ کر رہے ہیں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب پریزیڈنٹ مجلس ارشاد نے ۱۷ فروری ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں بزرگان سلسلہ اور دیگر اصحاب سے اس امر میں مشورہ کیا۔ کہ مختلف زبانوں میں تقریروں کی مشق کرانے کیلئے کیا طریق اختیار کیا جائے۔

تار لگ جانے کی وجہ سے بہت سے کاموں میں سہولت پیدا ہو رہی ہے۔ تاروں کی اوسط ابھی سے اس قدر ہے کہ محکمہ تار کو اخراجات کے مقابلہ میں آمد میں کمی نہیں ہوگی۔

امریکن احمدیہ مشن نیوز

۵۳ نئے نومسلم

گذشتہ ۳ ماہ کا کام

ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء تک ۵۳ امریکن مرد و عورت مختلف امریکن شہروں میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ان میں سے بعض خط و کتابت کے ذریعہ سے ایمان لائے۔ اور بعضوں نے امریکن احمدی مبلغین کی جد و جہد سے اس پاک دین کو مانا۔ ہمارے مبلغین میں سے شیخ احمد دین آف سینٹ لوئیس شیخ کرم الٰہی آف انڈیا نو پلس اور شیخ مصطفیٰ آف نیویارک سیٹی قابل ذکر ہیں۔ یہ احباب بڑی محنت و جانفشانی سے تبلیغ اسلام کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ شیخ کرم الٰہی صاحب و شیخ احمد دین صاحب بعض اوقات اپنے علاقہ سے باہر گاؤں میں تبلیغ احمدیت کے لئے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ شیخ احمد دین صاحب تو آج کل بھی باہر دورہ پر ہیں۔ ان کے آنے پر عاجز کا ارادہ ہے۔ کہ اس شہر کے احمدیوں کو بُلا کر ایک خاص جلسہ منعقد کریں۔ جس میں ان لوگوں سے مشورہ لیا جائے۔ کہ آئندہ کن ذرائع سے ہمیں تبلیغ اسلام کو وسعت دینی چاہیئے۔ اُمید ہے۔ کہ اس مجلس شوریٰ سے تبلیغی کاموں میں تقویت ملیگی۔

ایک جوشیلے طالب علم کا قبول اسلام

ان ۵۳ نو مسلمین میں سے ایک شخص جن کا اسلامی نام محمد لطیف رکھا گیا ہے۔ نہایت ہی جوشیلے نوجوان ہیں۔ یہ فلپائن جزائر کے باشندہ ہیں۔ اور گلاسگو کے گریجوایٹ یہاں شکاگو یونیورسٹی میں ڈیوینٹی کالج میں تعلیم پا رہے تھے۔ اور ان کا ارادہ تھا کہ ڈی۔ ڈی ہو کر عیسائیت کا پرچار کریں۔ جب انہوں نے ہمارے احمدی مشن کے متعلق سُنا تو ہمارے جلسوں میں شامل ہوئے۔ اور دو ہی جلسوں کے بعد وہ اسلامی عقائد کے قائل ہو گئے۔ انہوں نے ہمارے لٹریچر کا مطالعہ شروع کر رکھا ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ اسلامی مبلغ بنیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اسلام کی تبلیغ اور عیسائیت

کی نذر دیکر نے میں سعی کروں گا۔" قبول اسلام کے بعد انہوں نے کورس آف ڈیوینٹی چھوڑ کر انگلش لٹریچر کا کورس لے لیا ہے۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں اپنی ملازمت سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔ اور جس مکان میں وہ رہتے تھے۔ اس مکان کے مالک نے بھی انہیں ۲۴ گھنٹہ میں مکان خالی کرنے کے لئے نوٹس دے دیا۔ اور بہت سختی سے پیش آیا۔ مگر انہوں نے خدا کے فضل سے ہر طرح سے ثابت قدمی اور اسلامی سپرٹ دکھائی احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت ایمان عطا فرمائے

ہمارا پانچ سال کام

امریکن احمدیہ مشن کو قائم ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ اور اس عرصہ میں جو کام ہوا۔ وہ احباب وقتاً فوقتاً اخباروں میں ملاحظہ فرماتے رہے ہیں۔ آج تک اس ملک میں ۱۲۲۱ مرد و عورت اسلام لا چکے ہیں۔ سنٹرل شکاگو مشن معہ ۴ شاخوں کے جو کہ دوسرے شہروں میں قائم ہوئی ہیں۔ دن بدن ترقی پر ہے۔ اسلامی عقائد کے پراپاگینڈا کے لئے مسلم سن رائز جاری کیا گیا۔ جو تین سال تک کامیابی سے چلتا رہا۔ مگر ۲۵ء سال سے اس کی اشاعت بند ہو گئی۔ کیونکہ اس کی اشاعت پر خرچ زیادہ تھا۔ اور خریدار کم تھے۔ اور ہماری مرکزی انجمن یا امریکن مشن کی مالی حالت ایسی نہ تھی۔ کہ اس بار عظیم کو برداشت کر سکے۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ رسالہ شمس اسلام ہماری تبلیغ میں دہنا بازو کا کام دیتا رہا۔ اور اس کی وجہ سے ہمارے مشن کی شہرت غیر ممالک میں بہت ہوئی

ضرورت لٹریچر

علاوہ ایک قابل مشنری۔ باقاعدہ ماہواری رسالہ کے تبلیغ کے لئے ایک اور نہایت اہم چیز درکار ہے۔ کوئی لیڈر یا مشنری اپنے اعتقادات یا مشن کو پھیلا نہیں سکتا۔ جب تک اس کے پاس کافی ذرائع و لٹریچر نہ ہو۔ لٹریچر مشنری کے ہاتھ میں ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ سپاہی کے ہاتھ میں بندوق اور بارود۔ جب مشنری کے پاس لٹریچر ہی نہیں۔ تو وہ تبلیغ کیسے کریگا۔ پھر خاصکر ملک امریکہ میں جہاں کہ اشتہارات اور لٹریچر موجودہ سویلیزیشن کے موجد ہیں۔ ان لوگوں کی زندگی اس نئی تہذیب سے ایسی وابستہ ہو گئی ہے۔ کہ ان لوگوں کو وقت ہی نہیں مل سکتا۔ کہ وہ مذہبی امور کی طرف توجہ دے سکیں۔ اگر عمدہ لٹریچر ہو۔ تو ہم ان لوگوں میں گاڑیوں باغوں تماشہ گاہوں۔ ہوٹلوں۔ دفتروں اور دکانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے حق تبلیغ ادا ہو گا ✦

لٹریچر کیسا ہو

ہندوستان میں چھپا ہوا یا ہندوستان کی طرز کا تحریر امریکہ میں قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھی جا سکتی۔ لہذا ایسا لٹریچر یہاں پر ایسے عمدہ نتائج پیدا نہیں کر سکتا جیسا کہ یہاں کی ضرورت و طرز کے مطابق چھپا ہوا کر سکتا ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ یہاں پر ہی مختلف قسم کا لٹریچر حسب ضرورت ہینڈ فارم کی شکل میں چھپوا کر استعمال کیا جائے۔

عیسائیت سے بیزاری

جوں جوں علم ترقی کر رہا ہے لوگ خود بخود عیسائیت سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ یہ ملک غیر قوموں کی نگاہ میں عیسائی مذہب کا پابند ہے کیونکہ غیر ممالک میں امریکن مشن کثرت سے قائم ہیں۔ اور ان مشنوں کی کثرت اور پادریوں کا پراپاگنڈا ان لوگوں کی نگاہ میں اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ امریکن قوم بہت پکی عیسائی ہے۔ میں خود بھی امریکن مشن سکول میں تعلیم پاتا رہا۔ اور امریکہ کے متعلق میں نے بہت سی اعلیٰ روایات سنی تھیں۔ مگر یہاں آکر اور رہ کر امریکہ کو بالکل برعکس پایا۔ مجھے یہاں ہر طبقہ کے لوگوں سے واسطہ پڑا۔ لیبر کلاس سے مجھے تعلق رہا۔ طالب علمی کا زمانہ میں نے دیکھا۔ تاجروں میں میں رہا۔ بڑی اور درمیانی سوسائیٹیوں کے لوگوں سے میں ملا۔ عالموں اور پادریوں سے میں نے اکثر مکالمہ کیا۔ اور اس لمبے عرصہ کے بعد میں اس خیال کے اظہار سے ہرگز نہیں رک سکتا۔ کہ امریکہ میں دس فیصدی سے زیادہ عیسائی نہیں۔ ایسے عیسائی جو کہ الوہیت مسیح۔ تثلیث اور کفارہ کے قائل ہوں۔ اس ملک کا ۱/۵ حصہ یہودی قوم سے بھرا ہوا ہے۔ اور باقی ۴/۵ حصہ میں سے میں اپنے پانچ سالہ تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ ۱/۸ حصہ سے زیادہ عیسائی نہیں۔ لفظ "عیسائی" کی تعریف میں اوپر کر آیا ہوں۔ القصہ اس ملک کی آبادی کا قریباً ۱/۲ حصہ کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں رکھتا۔ مگر برائے نام وہ اپنے آپ کو مذہب عیسوی کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ناظرین کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کثیر حصہ وحدت کو ماننے والا ہے۔ کفارہ اور الوہیت مسیح سے بھی متنفر ہے۔ بالفاظ دیگر اسلام کے قریب ہے۔ اب قدرتاً سوال یہ اٹھتا ہے کہ ایسا فرقہ جو عیسائیت سے نفرت رکھتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو عیسائیت کا پیرو کیوں کہلاتا ہے اس کا جواب بہت آسان ہے۔ کہ اگر وہ عیسائی نہ کہلائے تو اور کیا کرے۔ اس کے سامنے اور دوسرا مذہب نہیں جس کی تقلید کرے۔ ہمارے مشن کی ان لوگوں کو خبر نہیں۔ کیونکہ یہ مشن کماحقہ مشہور نہیں ہوا۔ اور مشہور کیسے ہوتا۔ جبکہ اس کے پاس کافی ذرائع اور لٹریچر ہی نہیں ✦

الراقم

محمد یوسف خان۔ بی۔ ایس۔ سی

4448 Wabash ave
Chicago. Ill. U.S.A.

اخبار احمدیہ

اعلان نظارت اعلیٰ

ہر ایک جماعت احمدیہ مجلس مشاورۃ گذشتہ کے فیصلوں کے ماتحت یہ رپورٹ بھیجے کہ (۱) کیا آپ کی جماعت نے تبلیغی جلسہ کرایا۔ جیسا کہ مجلس مشاورۃ گذشتہ میں فیصلہ ہوا تھا (۲) کیا ہر ایک فرد نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور کچھ وقت معین کر کے تبلیغ کے لئے دیا (۳) سکرٹری صاحب تبلیغ نے مجلس مشاورۃ کے فیصلہ کے مطابق کام کیا۔ اور لوگوں سے ہر ہفتہ میں تین گھنٹہ تبلیغ کے واسطے لئے (۴) ہائی سکول میں طلباء کے اضافہ کے لئے آپ کی جماعت نے کیا کوشش کی (۵) سلسلہ کی کتب کی فروخت کے متعلق کیا کوشش کی گئی (۶) الفضل کی اشاعت کے لئے کیا کوشش کی گئی (۷) چندہ خاص کی توسیع اشاعت کے لئے کیا کوشش کی گئی۔ ذوالفقار علیخان۔ قائمقام ناظر اعلیٰ

اعلان نظارت امور عامہ

ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ چوہدری اکرم دین صاحب بشرکت بعض دیگر صاحبان کے اراضیات غیر آباد کے آباد کرانے کا کام مراد آباد سے اٹھ کر دہلی میں کر رہے ہیں۔ اور لوگوں سے روپیہ وصول کر رہے ہیں یہ وہی جماعت ہے۔ جس نے کانشی پور میں کام کیا۔ اور پھر مراد آباد میں کیا۔ اور اب تیسری جگہ کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض احمدی ہیں۔ اس لئے مجھے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں تمام پبلک کو عموماً اور جماعت احمدیہ کو خصوصاً مطلع کر دوں کہ ان صاحبان کے معاملات صاف نہیں ہیں۔ بہت سی شکایات کانشی پور کے متعلق دائر ہیں۔ اور یہ بغیر تصفیہ کے ہر جگہ ایک نئی کمپنی بنا کر روپیہ حاصل کرتے ہیں اور پچھلے معاملات کو طے نہیں کرتے۔ اگر کسی قسم کا کوئی دھوکا کسی کو ہو یا اس کا روپیہ مارا جائے۔ تو مرکزی جماعت احمدیہ کوئی دست اندازی نہ کریگی۔ جن صاحبان کو شکایت ان سے ہے۔ انہیں ہم پہلے بار بار مطلع کر چکے تھے۔ مگر انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اب پھر ہم اعلان عام کرتے ہیں کہ معاملات سمجھ کر اور اطمینان کر کے کئے جائیں۔ مرزا نظام الدین صاحب بھی سنا ہے ایسا ہی اراضیات کا انتظام کرتے ہیں لیکن ہم ان کے کسی فعل کے بھی ذمہ دار نہیں ہیں۔ اہل معاملہ خود اطمینان کرلیں۔ بعد میں ہم کسی قسم کا دخل نہ دینگے۔

ذوالفقار علی خان۔ ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان

اعلان نظارت تالیف

تار کا پتہ کیلئے ناظر تالیف و تصنیف قادیان کے صرف "تصنیف قادیان" کافی ہے

خاکسار شیر علی۔ ناظر تالیف و تصنیف۔

اعلان نظارت خارجیہ

ایک خاص ضرورت کے واسطے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس قدر احمدیان محکمہ پولیس میں ملازم ہیں۔ وہ اپنے نام عہدہ اور مفصل پتہ سے بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں۔ مفتی محمد صادق۔ ناظر امور خارجیہ۔ قادیان ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء

برتھ کنٹرول

یعنے

اولاد نہ پیدا ہونے دینا

اگرچہ یورپ کے عام لوگ تعیش کی وجہ سے پہلے ہی ولادت پیدا ہونے کے خلاف تھے۔ لیکن اب "برتھ کنٹرول" کے نام سے اعلےٰ طبقہ نے بھی اس امر کی کوشش شروع کر دی ہے۔ کہ اولاد کے پیدا ہونے میں روکاوٹیں پیدا کی جائیں چنانچہ فرانس اور امریکہ اس تحریک کے دو بڑے مرکز ہیں وہاں اس کے لئے باقاعدہ سوسائٹیاں قائم ہوگئی ہیں جو اخبارات و رسالہ جات کے ذریعہ اپنے خیالات پھیلا رہی ہیں۔ اس کام میں زیادہ حصہ عورتیں لے رہی ہیں۔ بظاہر اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ چونکہ ہر ملک کی آبادی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ جس سے تنگدستی اور افلاس بڑھ گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آیندہ آبادی کو بڑھنے سے روکنے کی کوشش کی جائے تا غریب اور مفلس لوگوں کو زیادہ اولاد ہو جانے پر جن مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سے بچ جائیں۔ اور آرام کی زندگی بسر کر سکیں ÷

مگر یہ وجہ صحت سے بہت دور بتانے کی ہے۔ دراصل اس تحریک کا باعث عیاشانہ زندگی بسر کرنا ہی ہے۔ اور چونکہ اولاد کی پیدایش اور پرورش کا کام اور ذمہ داری زیادہ تر عورتوں پر پڑتی ہے۔ جس سے ان کی عیاشی میں روک پیدا ہو جاتی ہے اس لئے زیادہ تر عورتیں ہی اس تحریک کو چلا رہی ہیں۔ اس بنا پر یہ خیال بالکل درست ہے۔ کہ عورتیں اس لئے اس تحریک کی حمایت کر رہی ہیں۔ کہ اس کے ذریعہ انہیں بغیر کسی قسم کی ذمہ واری اور بوجھ اپنے سر پر اٹھانے کے اپنی نفسانی خواہشات کو بلا روک ٹوک پورا کرنے کا موقع ملیگا۔ اور حاملہ ہونے کی صورت میں قدرت ان کی عیاشی میں جو روکاوٹیں پیدا کر دیتی ہے۔ وہ حائل نہ ہوسکینگی۔ دوسرے یہ کہ اولاد پیدا نہ ہونے کی صورت میں وہ اپنی جوانی دیر تک قائم رکھ سکینگی۔

اگر "برتھ کنٹرول" کے متعلق جو یہ وجہ پیش کی جاتی ہے کہ آبادی کی کثرت ہوگئی ہے۔ درست سمجھ لی جائے۔ تو بھی اس تحریک کے تباہ کن اور نہایت خطرناک ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ کیونکہ طبعی طور پر موت کا جو سلسلہ جاری ہے اور جو قدرت نے اسی لئے رکھا ہے۔ کہ ایک اندازہ کے مطابق دنیا میں مخلوق پیدا ہو۔ اس کے علاوہ آئے دن مختلف قسم کی دباؤں اور جنگوں سے کروڑوں انسان ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور صاف ظاہر ہے کہ جس رفتار سے انسانوں پر ہلاکت آتی ہے اسی رفتار سے اس حالت میں بھی پیدایش نہیں ہوسکتی جبکہ پیدایش کو روکنے کا کوئی طریق اختیار نہ کیا جائے۔ لیکن اگر پیدایش کو کم کرنے کے طریق بھی استعمال کئے جائیں۔ اور عام لوگ اپنے آرام و آسایش اور عیش و عشرت کے لئے اولاد کی پیدایش اور پرورش چھوڑ دیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں ساری دنیا ویران اور برباد ہو جائے۔ اور ہر طرف اُلّو بولنے لگیں۔

پھر غربت اور افلاس کے خوف سے اولاد کی پیدایش کو روکنا بھی حد درجہ کی نادانی اور جہالت ہے۔ دنیا میں جس قدر ایسی اشیاء ہیں۔ جن پر انسانی زندگی کا مدار ہے۔ ان کی پیدایش خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ اور کوئی انسان یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ ان اشیاء میں سے کوئی چیز بھی آبادی کی کثرت کی وجہ سے دنیا سے نابود ہوگئی یا اس کی پیدایش میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ بلکہ اس کے برخلاف یہ نظر آرہا ہے کہ جوں جوں آبادی بڑھ رہی ہے۔ انسانی ضروریات کو پورا کرنے والی اشیاء کی پیدایش میں بھی اضافہ ہو رہا ہے پس یہ بھی غلط ہے۔ کہ آبادی کی کثرت کی وجہ سے آیندہ پیدایش کو اس لئے روک دینا چاہیئے۔ تا دنیا سے مفلسی اور غربت دُور ہو جائے۔ یہ طریق مفلسی اور غربت دور کرنے کا نہیں۔ بلکہ اور زیادہ بڑھانے کا ہے۔ کیونکہ آبادی کے کم ہو جانے کی وجہ سے علاقوں کے علاقے اسی طرح غیر آباد اور بیکار ہو جائیں گے۔ جس طرح کہ پہلے تھے۔

پس کسی صورت میں بھی اس تحریک کو مفید نہیں قرار دیا جا سکتا۔ لیکن حیرت ہے۔ ہندوستان میں بھی ڈاکٹر ٹیگور جیسے شخص نے اس کی حمایت میں آواز اٹھائی ہے۔ جس پر بعض ہندو اخباروں نے خامہ فرسائی کی ہے۔ لیکن اس لئے نہیں کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے حامی ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ انہیں اس طریق سے اختلاف ہے۔ جو "برتھ کنٹرول" کے حامی اولاد پیدا نہ ہونے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ یعنی ادویات مانع حمل استعمال کرنا۔ ورنہ وہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اولاد کا پیدا نہ کرنا ہی اچھا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار تیج (۲۲ جنوری) لکھتا ہے:-

"سنتان اتپتی کو روکنے کا ذریعہ ادویات نہیں ہیں۔ بلکہ مؤثر ترین واحد ذریعہ سچے معنی میں برہمچریہ کا جیون بسر کرنا ہے"

مگر یہ طریق چونکہ خلاف فطرت انسانی ہے۔ اس لئے نہ تو ساری دنیا اس پر عمل کر سکتی ہے۔ اور نہ کبھی عمل کیا گیا ہے۔ اور اگر کیا جائے تو اس کا بھی وہی نتیجہ ہو گا۔ جو کسی اور طریق سے اولاد کی پیدایش روکنے سے ہو سکتا ہے۔

دنیا میں اس قسم کی خلاف عقل و دانش تحریکوں کے پیدا ہونے اور پھیلنے کا اصل باعث یہ ہے۔ کہ لوگ مذہب سے دن بدن دُور ہو رہے ہیں۔ اور پھر اس سے بھی بڑھکر یہ وجہ ہے کہ جن مذاہب کی طرف وہ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ ان میں ان باتوں کی نہ صرف ممانعت ہی نہیں پائی جاتی ہے۔ بلکہ حمایت نظر آتی ہے۔ مثلاً اسی مسئلہ کے متعلق دیکھ لو۔ عیسائیت کے بانی حضرت مسیح نے ساری عمر شادی نہ کی۔ اولاد پیدا کرنا تو دوسرا امر رہا۔ اسی طرح ہندو مذہب میں مجرد رہنے والے کو بڑا درجہ دیا جاتا ہے۔ ان حالات میں ان مذاہب کے ماننے والے اگر اولاد کی پیدایش کے خلاف کوشش کریں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں

اس وقت دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر ایک بات میں دنیا کی مکمل اور پوری پوری راہنمائی کی ہے۔ اور اس بارے میں بھی صاف طور پر یہ حکم دیا ہے کہ ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وایاکم۔ ان قتلهم کان خطأ کبیرا (۱۷۔ ۳۲) کہ غربت اور افلاس کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو۔ کیونکہ رزق دینا ہمارے قبضۂ قدرت میں ہے۔ انہیں ہم رزق دینگے اور تمہیں بھی ہم ہی دیتے ہیں۔ اگر تم اس فعل سے باز نہ آؤ گے۔ تو یہ بہت بڑا جرم ہوگا ÷

کس عمدگی اور خوبی کے ساتھ قتل اولاد سے روکا گیا ہے اور جس وجہ سے آج دنیا اولاد کو قتل کرنے کی حامی بن رہی ہے اسی کو پیش کر کے بتایا ہے کہ یہ لغو عذر ہے جس طرح تمہیں ہم رزق دیتے ہیں۔ اسی طرح جو اور پیدا ہونگے۔ ان کو بھی دینگے۔ اس حکم کے ہوتے ہوئے کوئی مسلمان اس فعل کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ اور دنیا بھی ایسے تباہ کن افعال سے اگر بچ سکتی ہے تو اسی طرح کہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائے۔ اور اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو ÷

اسلام میں کوئی اچھوت نہیں

ہندوؤں کے بڑے بڑے مشہور لیڈر جس طرح عوام کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں نفرت و حقارت پیدا کرنے

کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا تازہ ثبوت مہاراشٹر کے مشہور لیڈر مسٹر ساورکر کے اس مضمون سے مل سکتا ہے۔ جس کا ترجمہ ۷ر فروری کے اخبار ہند میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مسٹر موصوف نے یہ بتانے کے لئے کہ ہندوؤں میں اپنے جیسے انسانوں کو اچھوت قرار دینے کی جو لعنت پائی جاتی ہے۔ اسلام میں اس سے بھی بڑھکر تنفر کی تعلیم موجود ہے۔ آپ مکالمہ کے طور پر ایک شخص کے منہ سے یہ الفاظ کہلاتے ہیں:۔

"ہندو جاتی کی چھوت چھات سو بار نہیں بلکہ مجھے ہزار بار منظور ہے۔ لیکن مسلمان خدا کا جو حکم مانتے ہیں۔ وہ خوفناک حکم ماننا مجھے منظور نہیں ہو گا۔ کیونکہ بیس کروڑ مسلمانوں کو چھوڑ کر باقی جس قدر لوگ اس دنیا میں آباد ہیں۔ وہ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق اچھوت سے بھی بدتر سمجھے جاتے ہیں"

اسلام کے متعلق یہ غلط بیانی اگر دیدہ دانستہ نہیں کی گئی۔ تو حد درجہ کی جہالت اور ناواقفیت کا نتیجہ ضرور ہے۔ اسلام میں اچھوت سے بدتر تو کیا کسی انسان کو اچھوت نہیں سمجھا جاتا بلکہ سب انسانوں کو انسانیت کے لحاظ سے مساوی حقوق حاصل ہیں کیا ہندو یہ نہیں جانتے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ قوم کا انسان اپنے پھٹے پرانے اور بوسیدہ کپڑوں کے ساتھ مسجد میں ایک مسلمان بادشاہ سے کندھا ملا کر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور کسی کا حق نہیں ہے کہ اسے روک سکے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہندو دھرم کی یہ حالت ہے کہ ہندو کہلانے والوں کو اس نے شودر کا درجہ دے رکھا ہے۔ اور ہندوؤں کا ان کے ساتھ یہ سلوک ہے کہ کسی عبادت گاہ میں ان کا داخل ہونا تو الگ رہا۔ سڑکوں پر سے ان کا گذرنا بھی گوارا نہیں کیا جاتا۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ مرہٹہ لیڈر نے اسلام کے خلاف ایسی خلاف واقعہ بات بیان کرنے کی کیوں جرأت کی ۔

کوئی انسان ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا

پھر اس سے بھی بڑھکر آپ نے اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کا ثبوت یہ کہکر دیا ہے کہ:۔

"مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جو ایک بار دوزخ میں پڑ گیا وہ ہمیں سڑتا رہے گا۔ ان پر پرمیشور کے رحم کا بھی کچھ اثر نہ ہو گا صرف سارے کے سارے مسلمان بہشت میں جائیں گے باقی ساری دنیا جن میں تمہارے رام چندر۔ سری کرشن باندورنگ پنڈت تلک وغیرہ سب کے سب دوزخ میں جائینگے"

اسلام میں اس قسم کا کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ دوزخ پر ایک ایسا وقت آئے گا۔ جبکہ ہوا اس کے دروازے کھٹکھٹائیگی۔ یعنی وہ بالکل خالی ہو جائیگا اور سب لوگ اس سے نکل کر بہشت میں داخل ہو جائینگے۔ کیونکہ دوزخ شفاخانہ کے طور پر ہے۔ جس میں روحانی مریضوں کو داخل کیا جائے گا۔ اور جوں جوں وہ شفا پاتے جائیں گے اس سے نکلتے جائینگے۔ اور حضرت کرشن اور رام چندر جی وغیرہ کو تو ہم اسلامی تعلیم کی ہی رو سے خدا کا برگزیدہ اور پاکباز انسان سمجھتے ہیں۔ جو دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے اپنے اپنے زمانہ میں مبعوث ہوئے۔

جس مذہب میں یہ تعلیم پائی جائے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس کے نزدیک "جو ایک بار دوزخ میں پڑ گیا۔ وہیں سڑتا رہیگا ان پر پرمیشور کے رحم کا بھی کچھ اثر نہ ہو گا" بہت ہی افسوسناک غلط بیانی ہے۔ جو محض اس لئے کی گئی ہے کہ ہندو دھرم نے جس طبقہ کو اچھوت قرار دیکر انسانیت کے درجہ پر سمجھنے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ اسلام کی بہترین اخوت پیدا کرنے والی تعلیم کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور اس قسم کی خلاف بیانیوں سے جن کا اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اسلام سے بدظن ہو جائے۔

ہندو لیڈروں کی اس قسم کی باطل آرائیاں جہاں خطرناک ہیں۔ وہاں اس کے مقابلہ میں مسلمان لیڈروں کی خموشی اور بے توجہی بہت ہی افسوسناک ہے۔ کاش! وہ اپنے دیگر مشاغل کے ساتھ ساتھ اسلام کے خلاف جو غلط بیانیاں کی جاتی ہیں۔ ان کا ازالہ کرنے کی بھی کوشش جاری رکھیں۔ تا نہ تو ہندو لیڈروں کو اس قسم کی بے جا حرکات کی جرأت ہو سکے۔ اور نہ وہ لوگ جو ہندو دھرم اور ہندوؤں کی ستم رانیوں سے تنگ آ کر اسلام کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اسلام کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا ہو کر دور کے دور ہی رہیں ۔

ہمعصر فاروق کا خاص نمبر

۶ر مارچ ۱۹۲۶ء کا فاروق ایک خاص شان سے نکلیگا۔ جس میں پنڈت لیکھرام آریوں کے "شہید اکبر" کے متعلق پیشگوئی پر مدلل مضامین مختلف اہل قلم احباب کے ہونگے۔ آریہ ایڈیٹر ہر سال اس پیشگوئی کی یادگار میں خاص نمبر نکالتے رہتے ہیں۔ لیکن صحیح واقعات سے روگردان ہو کر محض بے جا تعریفات سے پُر بے معنی مضامین لکھ کر کاغذ سیاہ کرتے ہیں۔ ہمارے معزز ہمعصر فاروق نے امسال یہ کوشش کی ہے کہ وہ لیکھرام والی پیشگوئی کو ایسی طرز سے تازہ کر دکھائے۔ جس سے ایک طرف آریوں کو عبرت ہو اور دوسری طرف احمدی احباب کے ایمانوں میں زیادتی کا موجب ہو۔ اور جو واقعات آریہ ظاہر نہیں کرتے یا دنیا جن سے بالکل ناواقف ہے۔ وہ سب لیکھرام کے متعلق لوگوں کے سامنے آجائیں ہماری خواہش ہے۔ کہ یہ پرچہ اگر دوست ہمت کریں تو لاکھوں کی نہیں تو ہزاروں کی تعداد میں ضرور طبع ہو کر تمام ہندوستان میں مفت تقسیم ہو۔ تاکہ خدا کے اس ہیبت ناک نشان کو پھر از سر نو یاد دلا کر صداقت مسیح موعودؑ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور خدائے اسلام کے جلال کو دکھا کر سوتی دنیا کو جگا دیا جائے۔ اس لئے میں احباب سلسلہ اور ذی مقدرت دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ حسب توفیق اس پرچہ کی جتنی جتنی کاپیاں خرید کر تقسیم کرنا چاہیں۔ اس کی اطلاع دفتر فاروق قادیان کے پتہ پر مینجر صاحب اخبار فاروق کو کر دیں۔ تاکہ آپ کی درخواستوں کے مطابق تعداد میں یہ خاص نمبر چھپوایا جائے۔ جب تک ایڈیٹر صاحب فاروق کو اندازہ خریداری معلوم نہ ہو۔ وہ ضرور کم و بیش تعداد میں یہ پرچہ چھپوائیں گے۔ جس سے یا تو یہ ہو گا کہ بہت سی درخواستوں کی تعمیل نہ کر سکیں گے یا بہت سا پرچہ چھپا ہوا گھر رکھ چھوڑیں گے۔ اس واسطے انکو تعداد خریداری سے جلد از جلد اطلاع دے دینی چاہیئے۔ یہ پرچہ جیسا کہ فاروق کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوا ہے۔ ۴۰ صفحے اخباری پر ہو گا۔ اور ایک روپیہ کی پانچ کاپیاں دینگے۔ ایک کاپی کیلئے ۲ کے ٹکٹ بھیجنے ہونگے۔ اگر ہر جگہ کی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان اپنے ممبران انجمن سے دریافت کر کے مجموعی طور پر منگالیں۔ تو خرچ ڈاک کی کفایت اور آسانی ہو گی۔ ۲۰ر فروری تک یہ اطلاع دفتر فاروق میں پہنچ جانی ضروری ہے۔ اور اگر کسی دوست نے کوئی مضمون اس کے متعلق لکھنا ہو۔ تو وہ بھی ۲۰ر فروری تک بھیجدیں ۔

مولوی ظفر علی صاحب کی واپسی

مولوی ظفر علی خان صاحب جو حجاز کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے خلافت کمیٹی کی طرف سے ایک وفد لیکر گئے تھے واپس آگئے ہیں۔ اگرچہ ان کو خلافت کمیٹی نے بذریعہ تار مشورہ کے لئے بلایا تھا۔ اور پھر بمبئی پہنچنے پر ایک آدھ دن دہلی میں ٹھہرنے کے لئے بذریعہ تار اطلاع بھی دی تھی۔ مگر وہ سیدھے چپ چاپ اپنے گھر پہنچ گئے ہیں۔ خلافت کمیٹی کے احکام کی تعمیل کرنا اور دہلی میں ارکان خلافت سے ملکر آنا ان کا اخلاقی فرض تھا کیونکہ ان ہی کی طرف سے اور ان ہی کے خرچ پر وہ گئے تھے۔ اور گھر میں کوئی ایسا ضروری کام بھی نہ تھا۔ جس کے لئے وہ ایک دو دن راستہ میں ٹھہر نہیں سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے منظور نہ کیا۔ اس کی وجہ سوائے اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ مولوی صاحب نے خلافت کمیٹی کے ساتھ جو غداری کی ہے۔ اس کی جوابدہی کے لئے وہ تیار نہیں ہیں۔ دیکھئے خلافت کمیٹی اب کیا طریق اختیار کرتی ہے۔ مولوی صاحب کی مشہور درشت کلامی اور سوقیانہ تحریروں سے ڈر کر چپ سادھ لیتی ہے یا ان سے کوئی ایسا سلوک کرتی ہے۔ جو آئندہ اس قسم کی غداری کا انسداد کر سکے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

انعام حاصل کرنے کی نسبت انعام قائم رکھنا مشکل ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۱۲ر فروری سنہ ۱۹۲۶ء

روحانی امور کی نزاکت

روحانی امور ایسے پیچیدہ اور نازک ہوتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ بعض بڑی نظر آنے والی باتیں ایسے نتائج پیدا نہیں کرتیں جیسے کہ بعض وقت خفیف سے خفیف باتیں نتائج پیدا کرتی ہیں +

بڑی بڑی خدمات بعض دفعہ ایک لفظ کے ساتھ ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ بڑا لمبا کفر ایک فقرہ کے ساتھ دھویا جاتا ہے +

نبی کریمؐ کے خلاف کفار کی کوششیں

رسول کریمؐ کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کفار مکہ اسلام کے مٹانے میں اس قدر زور خرچ کرتے رہے ہیں۔ کہ کوئی صورت مخالفت کی خالی نہ رہی۔ ہر زمانہ میں نبیوں کے دشمنوں نے ایسا ہی کیا۔ مگر رسول کریمؐ کی مخالفت میں جو زور لگایا گیا۔ اس سے بڑھ کر انسان کی انسانیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مخالفت ممکن نہیں +

جھوٹ اور نفرت سے انہوں نے پرہیز نہ کیا۔ قتل و غارت سے انہوں نے پرہیز نہ کیا۔ عزت و آبرو برباد کرنے میں انہوں نے کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ فساد پھیلانے اور جھوٹی روایتوں کے بیان کرنے سے انہوں نے کوئی پرہیز نہ کیا۔ اور جو لوگ نیکی کو قبول کرنا چاہتے تھے۔ ان کو نیکی سے روکنے میں اور جو بدی کو پھیلانا چاہتے تھے۔ ان کی امداد کرنے میں انہوں نے کوئی کمی نہ چھوڑی +

ابوسفیان کا کفر و اسلام

انہیں لوگوں اور سرداروں میں سے ایک ابوسفیان تھے۔ جو آخر زمانہ تک اسلام کا برابر مقابلہ کرتے رہے۔ اور آخر زمانہ تک رسول کریمؐ کے خلاف بھڑکاتے رہے۔ اور آپؐ کے خلاف لڑتے رہے۔ حتےٰ کہ آپ پر حملہ آور ہوتے رہے۔ پھر آپ کے خلاف نہ صرف خود انہوں نے تلوار چلائی۔ بلکہ ان کی بیوی نے بھی تلوار چلانے میں حصہ لیا۔ لیکن نہ معلوم وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو ایمان لانے پر کھڑا کر دیا۔ اور ان کے کفر کو ایسا دھویا کہ ان کے دو بیٹے اسلام کے بہت بڑے خادم ہوئے۔ ایک بیٹا تو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں گورنر ہوا۔ اور معمولی گورنر ہی نہ تھا۔ بلکہ مسلمانوں میں ولی اور بزرگ مانا جاتا تھا +

دوسرے بیٹے حضرت معاویہؓ تھے۔ جو حضرت علیؓ کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ لوگ ان کی خلافت پر اعتراض کریں۔ مگر بہرحال صحابہؓ نے بعض وجوہات کے باعث ان کی خلافت کو تسلیم کیا۔ اور ان کے متعلق یہی حسن ظنی تھی۔ کہ وہ اسلام کے خادم ہیں۔ اس طرح وہ لوگ جو اسلام کے خلاف تلوار چلاتے رہے تھے۔ ان پر ایسا زمانہ آیا۔ کہ انہیں کے ہاتھوں میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی حکومت کی باگ دیدی"

انصار کی حالت

اس کے مقابلہ میں انصار کی حالت دیکھتے ہیں۔ مکہ سے ہر قبیلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکالتا ہے۔ مکہ کے اردگرد کی ہمسایہ قومیں ہیں ان کی طرف آپ رخ کرتے ہیں۔ تو وہ آپ کے پتھراؤ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ طائف سے لہولہان ہو کر آپ واپس آتے ہیں۔ حج کے موقعہ پر ایک ایک خیمہ میں جاتے ہیں۔ ان کو تبلیغ کرتے ہیں۔ تو وہ آپ پر ہنستے ہیں۔ کہتے ہیں۔ پاگل ہو گیا ہے۔ لیکن ادھر مدینہ سے حج پر چند آنے والے لوگ سنتے ہیں۔ کہ ایک شخص خدا کی طرف سے آنے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ ہمیں اس کی بات سننی چاہیئے۔ وہ آپؐ کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ اور آپؐ کی باتیں سنتے ہی معاً آپؐ پر نہ صرف ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے ملک کو اسلام لانے کے لئے تیار کرینگے۔ اگلے سال پھر وہ وعدہ پورا کرتے ہیں۔ کہ اپنے ساتھ اپنے علاقہ کے رؤسا لے کر آتے ہیں اور یہاں تک وہ لوگ آپ کو کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ مدینہ چلیں۔ اور ہمارے پاس رہیں۔ ہم آپؐ کی حفاظت اور مدد کرینگے۔ اس وعدہ کے ساتھ آپؐ کو اپنے شہر میں لیجاتے ہیں۔ پھر کس شان اور کس وفاداری سے وعدہ پورا کرتے ہیں۔ کوئی دردمند دل ان کے واقعات پڑھ کر بغیر اس کے کہ اس کی آنکھیں پرنم ہو جائیں نہیں رہ سکتا +

انصار کی قربانیاں

ایک موقعہ پر جبکہ آپ کو مدینہ سے باہر ایک جنگ پر تشریف لے جانا پڑا۔ تو آپ نے مسلمانوں کو اکٹھا کر کے مشورہ لینا چاہا۔ در حقیقت آپ کا منشاء انصار سے مشورہ لینے کا تھا۔ کیونکہ انصار سے پہلے یہ معاہدہ تھا۔ کہ اگر مدینہ پر دشمن حملہ آور ہوگا۔ تو وہ لوگ آپ کی حفاظت اور مدد کریں گے۔ اور مدینہ سے باہر کے لئے یہ معاہدہ نہ تھا۔ اس معاہدہ کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در اصل انصار سے مشورہ لینا چاہتے تھے۔ کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہیئے۔ مہاجرین بار بار اٹھ کر آپ کو مشورہ دیتے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ میں تم سے مشورہ نہیں لینا چاہتا۔ آخر انصار سمجھ گئے۔ کہ ہمیں بلایا جاتا ہے۔ اور ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشورہ پوچھتے ہیں۔ اس پر ان میں سے ایک نے اٹھ کر کہا۔ کیا آپ کی مراد ہم سے ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ معاہدہ تو اس صورت میں تھا۔ جبکہ ابھی ہم آپؐ کی رسالت کی حقیقت سے ناواقف تھے۔ لیکن اب جب آپ کو خدا کا رسول یقین کر چکے ہیں۔ اور رسالت کی حقیقت سے واقف ہو گئے ہیں۔ تو اب ہمارا وہ وعدہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اب تو یا رسول اللہ اگر آپ فرمائینگے۔ تو ہم سمندر میں کود پڑیں گے۔ اگر آپ ہمیں دنیا کے دوسرے کنارہ پر لے جانا چاہیں۔ تو ہم وہاں جائیں گے۔ دنیا کی کسی جگہ میں بھی آپ پر اگر کوئی حملہ آور ہوگا۔ تو ہم آپ کے دائیں بھی اور بائیں بھی لڑینگے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہنچے گا۔ جب تک ہماری لاشوں پر سے نہ گذرے +

اس فقرہ پر ایک صحابیؓ کہتے ہیں۔ کہ میں بارہ غزوات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل رہا۔ لیکن میں چاہتا تھا۔ کہ بارہ غزوات میں شامل نہ ہوتا۔ مگر اس دن یہ فقرہ میرے منہ سے نکلتا +

اور سنیئے۔ عبد اللہ بن اُبی ابن سلول نے جو منافق تھا۔ ایک موقعہ پر کہا۔ کہ میں جو معزز شخص ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو ذلیل انسان ہے۔ مدینہ سے باہر نکال دوں گا۔ یہ بات اس کے بیٹے کو بھی کسی طرح سے پہنچ گئی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کہتا ہے۔ اس کی سزا اب سوائے قتل کے اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ اس لئے آپ مجھے حکم دیں۔ کہ میں اپنے ہاتھ سے اس کو قتل کر دوں تا ایسا نہ ہو۔ کہ شائد اور کوئی شخص اس کو قتل کرے۔ اور میرا نفس شرارت کرے +

یہ وہ قربانیاں تھیں۔ جو انہوں نے کیں۔ انہوں نے اپنے گھر بانٹ دیئے۔ حتےٰ کہ اپنی بیویاں دوسروں کے لئے علیحدہ کر دیں۔ جن کے پاس ایک سے زائد تھیں۔ یہ وہ ایثار اور قربانی ہے۔ کہ دنیا میں اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے +

پھر غزوہ حنین کے موقعہ پر جبکہ بارہ ہزار کا لشکر جرار آپ کے ساتھ تھا۔ بعض کے عُجب کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے یہ سزا نازل کی۔ کہ لشکر کے پاؤں جنگ میں اکھڑ گئے۔ آپ پر ایسا وقت آیا۔ کہ چار ہزار لشکر کے مقابل آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا۔ انصار کو بلاؤ۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مہاجرین کو بلاؤ۔ پھر آواز ایسی خطرناک حالت میں جب انصار کو پہنچتی ہے۔ تو وہ آپ کی طرف اس طرح بے اختیار ہو کر دوڑے چلے آتے ہیں۔ کہ اگر ان کے گھوڑے رکتے ہیں۔

توان کی گردن کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اگر اونٹ چلنے سے رُکتے ہیں۔ توان کے پاؤں کاٹ دیتے ہیں۔ اور پیادہ لبیک یارسول اللہ لبیک کہتے ہوئے اس طرح واپس لوٹتے ہیں۔ کہ تھوڑی دیر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد بہت بڑا جتھا اکٹھا ہو جاتا ہے۔

انصار کے بچوں کی قربانیاں

پھر ان کے نوجوانوں اور بچوں کا یہ حال تھا۔ کہ بدر کے موقعہ پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں۔ میرے دل میں کفار کے مظالم کی وجہ سے لڑنے کے لئے بڑا جوش تھا۔ لیکن جب میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ تو دو چھوٹے بچے تھے۔ اور ایسے موقعہ پر بہترین جنگی خدمت وہی کر سکتا ہے۔ جس کے دائیں بائیں بھی تجربہ کار بہادر سپاہی ہوں۔ میں نے سمجھا۔ میں آج کیا لڑوں گا۔ میں یہ خیال ہی کر رہا تھا۔ کہ دائیں طرف سے ایک لڑکے نے مجھے کہنی مار کر اپنی طرف متوجہ کیا۔ اور میرے کان میں کہا تا دوسرا لڑکا نہ سنے۔ کہ چچا وہ جو ابوجہل رسول اللہؐ کا بڑا دشمن ہے۔ وہ کہاں ہے۔ ابھی میں نے اسے جواب نہیں دیا تھا۔ اور میں خیال کر رہا تھا کہ باوجود میرے بہادر اور تجربہ کار سپاہی ہونے کے میرے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ ابوجہل پر حملہ کروں۔ اسی خیال میں تھا۔ کہ دوسرے لڑکے نے میرے کان میں کہا۔ چچا ابوجہل کہاں ہے۔ میں نے انہیں اشارہ سے بتایا۔ کہ جس کے اردگرد بڑے بڑے سردار ہیں وہ ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں۔ میری انگلی کا اٹھنا ہی تھا۔ کہ چیل کی طرح جھپٹ کر وہ دونوں صفوں کو چیرتے ہوئے ابوجہل پر جا حملہ آور ہوئے۔ اور اسے اتنا زخمی کر دیا۔ کہ ان زخموں سے وہ مر گیا۔ اس سے ان لوگوں کی قربانی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

انصار کی ایک غلطی اور اس کا نتیجہ

لیکن خدا کی حکمت ہوتی ہے جنگ حنین کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقعہ پر مال غنیمت تقسیم کیا۔ اور تقسیم کرتے وقت مکہ کے نومسلموں کو بھی مال دیا۔ اس پر ایک سترہ سالہ انصاری لڑکے کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور مال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مکہ کو جو آپ کے رشتہ دار ہیں دیدیا ہے۔

رسول اللہؐ کو یہ بات پہنچی۔ تو آپ نے انصار کو بلایا۔ انصار بھی اس غلطی کو سمجھ گئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ بات ہماری طرف سے نہ سمجھیں۔ ہم میں سے ایک بیوقوف نے ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے انصار تم کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم نے اس وقت تمہاری مدد کی۔ اور اپنے گھروں میں جگہ دی۔ جب تمہیں قوم دھتکار رہی تھی۔ اور تمہارے لئے اسوقت اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ جب تمہیں قوم دھتکار رہی تھی اور آپ کے لئے اس وقت اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ جبکہ قوم آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ ہم نے تمہاری اس وقت مدد کی۔ جب تم کو وطن سے نکالا گیا۔ جب آپ کے عزیز رشتہ دار آپ کو مار ڈالنا چاہتے۔ اس وقت ہم نے اپنی جانوں کو قربان کر کے ہر میدان میں تمہاری مدد کی۔ اور تمہارے دشمنوں کو زیر کیا۔

وہ قربانی کرنے والی قوم بھلا کہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان باتوں کو برداشت کر سکتی تھی ان کی چیخیں نکل گئیں۔ اور بار بار کہتے۔ یا رسول اللہ ہم نہیں ویسا کہہ سکتے۔

پھر آپ نے فرمایا۔ اے انصار سنو۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ محمد رسول اللہؐ مکہ کا باشندہ تھا۔ مکہ اس کی پیدائش کی جگہ تھی۔ اس لئے مکہ کے حق اس پر بہت تھے۔ خدا نے مکہ میں پھر واپس آنے کے سامان پیدا کر دیئے۔ جبکہ مکہ فتح ہو گیا۔ اور اس کے عزیز و رشتہ داروں کا بھی اس پر حق تھا۔ کہ اب ان کے پاس رہے۔ لیکن وہ تو مال اور مویشی لے کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور تم خدا کا رسول اپنے گھروں میں لے آئے۔ اب اے انصار یاد رکھو۔ اس دنیا میں تم کو بادشاہت نہیں ملے گی۔ اب حوض کوثر پر ہی مجھے ملنا۔ وہاں تمہاری قربانیوں کے بدلے ملیں گے۔ خدا کی قدرت دیکھو۔ ابوسفیان کے بیٹے بادشاہ ہو جاتے ہیں۔ اور بنو امیہ نے ان سینکڑوں سال تک دنیا پر حکومت کرتے رہے۔ بعد میں مغل آتے ہیں۔ پٹھان آتے ہیں۔ صدیوں تک یہ حکومت کرتے ہیں۔ لیکن وہ انصار جن کے خونوں سے اسلام کا باغ سینچا گیا۔ اس قوم سے ۱۳۰۰ سال تک کوئی بادشاہ نہیں ہوتا۔ کیوں یہی وہ بات ہے۔ جس کی طرف سورہ فاتحہ میں توجہ دلائی گئی ہے۔

انعام کو قائم رکھنے کی طرف توجہ

دیکھو انعمت علیہم میں داخل ہونا اور انعام لینا بھی بیشک بڑا مشکل ہے۔ لیکن انعام کا قائم رکھنا بھی اس سے زیادہ مشکل ہے۔ اس لئے انسان کو اپنے دل و دماغ اور اپنی زبان پر قابو رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے۔ جس سے اس کو اور اس کے خاندان اس کی قوم کو نقصان پہنچے۔ جب تک ہر وقت انسان اپنے فہم اور تدبر سے کام نہ لیتا رہے۔ اور روزانہ اخلاص میں ترقی نہ کرتا رہے۔ تب تک وہ خطرہ سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔

میرے اس خطبہ میں پہلے مخاطب قادیان والے ہیں۔ پھر باہر کے لوگ۔ اگرچہ اس خطبہ کے محرک باہر کے لوگ ہی ہیں۔ لیکن پھر بھی پہلے مخاطب آپ لوگ ہی ہیں۔ کیونکہ نیک نمونہ دکھانا سب سے پہلے آپ لوگوں کا فرض ہے۔

دعا

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اعمال اور ہمارے قلوب کی اس رنگ میں حفاظت کرے۔ کہ ہم اس کے کسی انعام کی ناقدری کر کے اپنی کسی حرکت سے اس کے غضب کے نیچے نہ آئیں۔ بلکہ اس کے انعامات اور اکرام زیادہ سے زیادہ شان کے ساتھ ہم پر ظاہر ہوں۔

امیر جماعت قادیان

میں چونکہ چند دن کے لئے باہر جانیوالا ہوں۔ اس لئے میرے پیچھے مولوی شیر علی صاحب امیر ہونگے۔ آپ لوگ نہ صرف ان کی اطاعت ہی کریں۔ بلکہ سلسلہ کے کاموں میں ہر رنگ میں ان کا تعاون بھی کریں۔

عراق کی عبرتناک حالت

عراق عرب کی حالت عراق کی قابل رحم حالت جس کا نقشہ کھینچنے سے قلم تھراتا ہے۔ آہ! اے عراق تو وہی عرب کا پاک حصہ ہے۔ جو کبھی گہوارہ تہذیب تھا۔ تو نے اپنے اندر کیسے کیسے جوہر پیدا کئے جن کے نام لینے سے قلب میں ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ اے عراق تو وہی زمین ہے۔ جہاں سینکڑوں نبی مبعوث ہوئے۔ اور اپنے ساتھ نئی تعلیمیں لائے۔ لیکن آج تیری حالت دیکھکر دل میں ایک شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ اسوقت تیرے بسنے والے شراب کو بری چیز ہی نہیں سمجھتے افعال قبیحہ کے مرتکب جتنے یہ ہیں۔ شاید صفحہ دنیا پر کہیں دوسری مثال ملسکے۔

آج جو کچھ عراق میں ہو رہا ہے۔ وہ بیان کرنے کے قابل نہیں۔

آج فی زمانہ اس ملک میں عورتیں اپنی عصمت کو ہاں اس عصمت کو جس کے بچانے کیلئے مسلمان خواتین نے کفار سے خیمہ کی چوبیں اکھاڑ کر لڑائی کی تھی۔ اس طرح لٹا رہی ہیں۔ کہ کچھ کہا نہیں جاتا۔

آہ! اے غیور عرب۔ کیا تم وہی کی اولاد ہو۔ جن کے نام سے رومی و ایرانی اور ہرقل جیسے بادشاہ تھر تھر کانپتے تھے۔ آج تم خود اپنی بیویوں بیٹیوں کے پاس نامحرموں کو صرف چند ٹکوں کی خاطر لے جاتے ہو۔ کاش! تم میں کچھ بھی حمیت ہوتی۔

لیکن ٹھیک ہے۔ ایسے زمانہ کی بابت اپنے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل یہ فرمایا تھا۔ کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جس میں بے غیرتی۔ بے حمیتی اور بے حیائی کو بڑا فروغ ہوگا۔ اسوقت مہدی آخر الزمان جس کو دوسرے الفاظ میں مسیح علیہ السلام کہا گیا ہے آئے گا۔ اور آکر خلق خدا کو صراط مستقیم دکھلائے گا۔

احمدی خواتین سے استدعائے مدد

سالانہ جلسہ پر میں نے اپنی تقریر میں عرض کیا تھا کہ احمدی خواتین کس طرح تبلیغ میں مردوں کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں۔ اس سارے مضمون کو شائع کرنے کی توفیق معلوم نہیں کب حاصل ہو۔ لیکن چندہ کے متعلق جو باتیں میں نے اس میں عرض کی تھیں ان کو اس مضمون کے ذریعہ دہرا دیتا ہوں۔ اور میری اس عرضداشت پر اگر صرف قادیان کی بہنوں نے بھی توجہ کی۔ اور عملی رنگ میں کام شروع کر دیا۔ تو میں سمجھوں گا کہ میری کوشش کامیاب ہوئی ۔

دینی خدمات میں وکالتاً کام کرنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اصالتاً کام کرنے سے جو علمی اور روحانی ترقی ہوتی ہے۔ وہ وکالتاً کام کرنے سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی اس لئے میں نے عرض کیا تھا کہ احمدی خواتین کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ مردوں کی طرح ماہوار چندہ دینے کی کوشش کریں۔ اور اپنے مرد رشتہ داروں کے چندہ کو اپنے لئے کافی نہ سمجھیں۔ اور جس طرح اب احمدی مردوں میں رسم قائم ہو گئی ہے۔ کہ ہر ایک احمدی تھوڑا بہت ماہوار چندہ دیتا ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی ماہوار چندہ دیں۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی لفظی تعمیل ہو جائے۔ لیکن یہ چندہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جس کا بوجھ مردوں پر بالکل نہ ہو۔ اور اس کے کئی ایک طریقے ہو سکتے ہیں :۔

اول - جن بیویوں کو اپنے مرد رشتہ داروں کی طرف سے مقررہ جیب خرچ ملتا ہے۔ وہ اس مقررہ رقم کا ۱/۱۶ یا ۱/۱۰ حصہ ماہوار چندہ میں دیں

دوم :۔ اس سے بڑھکر اور جو بات زیادہ ثواب کا موجب ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے اشاعت اسلام میں مدد کریں۔ اس میں مختلف عورتیں اپنی حیثیت اور حالات کے ماتحت مختلف رنگ میں مدد دے سکتی ہیں۔ لیکن ایک موٹی بات جو میں نے عرض کی تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ عورتیں اپنے گھر میں سینے پرونے یا بننے وغیرہ دستکاری کا کام کریں۔ اور اشیاء تیار کر کے بطور چندہ دیدیں۔ اور اس قسم کا کام کرنے کے لئے ہر ہفتہ میں چند گھنٹے مخصوص کر لیں۔ مثلاً جمعہ یا جمعرات کا دن یا کوئی اور دن جب ان کو فرصت ہو۔ یہ کام کیا جائے۔ اور اس مقررہ وقت کی کمائی بطور چندہ انجمن کو دے دی جائے۔ اس بات سے بچنے کے لئے کہ عورتوں پر مالی بوجھ بالکل نہ پڑے۔ یہ انتظام ہونا چاہیئے کہ اصل قیمت جس سے سامان خریدا گیا تھا۔ کام کرنیوالی بہن کو واپس کر دی جائے۔ اور اسکی دستکاری سے جو قیمت پیدا ہو گئی ہو۔ وہ چندہ میں محسوب کر لی جائے۔ اس طرح مستقل طور پر آمد کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور عورتوں پر یا ان کے مرد رشتہ داروں پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ہوگا۔

آج کل اقتصادی حالات دنیا میں اسقدر تغیرات پیدا کر رہے ہیں۔ کہ عورتیں مردوں کی طرح کام کرنے لگ گئی ہیں۔ یورپ کو چھوڑ ہندوستان کے بعض شہروں میں عورتیں اپنی دستکاری کے ذریعہ تین روپے روزانہ تک کما لیتی ہیں۔ پشاور میں طلے کا کام ہوتا ہے۔ اور آگرہ میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض آسودہ حال خاندان کی عورتیں بوٹ اور جوتے بنانے میں لگی رہتی ہیں۔ یہ سب دنیا کمانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ جب دنیا داری کے لئے لوگوں کا یہ حال ہو رہا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ احمدی خواتین اس عسرت اور تنگی کے وقت میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے ہاتھ سے کام نہ کریں۔ جب ہماری طرف سے عورتوں کے چندہ کے متعلق تحریک ہوتی ہے۔ تو عام طور پر مرد یہ اعتراض کر دیتے ہیں۔ کہ آخر یہ روپیہ ہمارے کیسوں سے نکلیگا۔ یہ ایسا اعتراض ہے۔ کہ ہم اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے جب تک ہماری بہنیں خود عملی رنگ میں یہ ثابت کر کے نہ دکھا دیں۔ کہ یہ ان کا اعتراض غلط ہے۔ اور کم از کم احمدی خواتین ایسی نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے وہ اپنے مرد رشتہ داروں پر بوجھ ہوں۔

اس شق میں سب سے پہلے قادیان کی لجنہ اماء اللہ کی ممبروں کو مخاطب کرتا ہوں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے قادیان کو اپنی روحانی فوج کا مرکز بنایا ہے۔ اور جو بات قادیان میں رواج پا جائے۔ وہ قادیان کے باہر کی تمام احمدی خواتین میں آسانی سے رواج پا سکتی ہے۔

اگر ہمیں قادیان سے باقاعدہ چندہ ملنے لگ جائے۔ اور اس چندہ کے مہیا کرنے کی طرز ایسی ہو۔ جو غریب سے غریب عورت کے لئے بھی ممکن ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر ایک احمدی بہن مثلاً ایک روپیہ ماہوار تک چندہ نہ دے سکے۔ گاؤں کی عورتیں محنت کی عادی ہوتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ اپنا اور اپنے مرد رشتہ داروں کا لباس عام طور پر خود ہی تیار کرتی ہیں۔ سوائے بننے کے اور سب کام خود کرتی ہیں کاتنا۔ بینار۔ کاڑھنا۔ رنگ کرنا۔ اکثر حالات میں دھونا۔ یہ سب کام ان کے ہاتھوں سے نکلتا ہے۔ کشمیر اور پنجاب کے بعض دیگر پہاڑی علاقوں میں کھڈی سے بننے کا کام بھی عورتیں خود ہی کرتی ہیں۔ جب یہ عورتیں دیکھیں گی کہ قادیان میں معزز اور آسودہ گھرانوں کی عورتیں اپنے ہاتھ کی کمائی سے اشاعت اسلام میں مدد کر رہی ہیں۔ تو ان میں بھی شوق پیدا ہو جائے گا۔ اور تمام احمدی قوم میں اس طرح رواج ہو جائے گا اور وہ لوگ جن کے ہاتھوں سے اس بات کی ابتدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دوہرے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ جس شخص کے ہاتھوں سے کوئی نیک سنت قائم ہوتی ہے۔ وہ ابدالآباد تک اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب کا مستحق ہوتا ہے

میں نے دیکھا ہے کہ عیسائی عورتیں کئی ایک مشن اسی طرح چلا رہی ہیں۔ مختلف عورتیں اپنے ہاتھ سے دستکاری کا کام کرتی رہتی ہیں۔ اور ان میں بعض نوابوں کی عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ مہینہ کے اختتام پر ایسے علاقہ میں اس قسم کی دستکاری کی نمائش کے لئے ایک خاص میلا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس کی آمد کا روپیہ مذہبی خدمت میں لگایا جاتا ہے۔ لوگ فخراً خریدنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ اور اکثر دفعہ دگنی اور چوگنی قیمت دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ اسی طرح سے کئی ایک اور انتظام ہو سکتے ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ استقلال اور انتظام کے ساتھ عملی رنگ میں کام شروع کر دیا جائے۔ ورنہ کم از کم میرے لئے یہ سخت افسوس اور مایوسی کی بات ہوگی۔ کہ ہماری احمدی بہنیں حق کے پھیلانے کے لئے وہ قربانیاں نہ کر سکیں جو یورپ کی عیسائی عورتیں باطل کو پھیلانے کے لئے کر رہی ہیں۔ والسلام

الراقم - فتح محمد سیال۔ قادیان

اعلان بنام موصیان

(۱) خط و کتابت کرتے وقت یا زر وصیت ارسال کرتے وقت ضروری ہے کہ وصیت کے نمبر کا حوالہ دیا جائے۔

(۲) وہ لوگ جنہوں نے اپنی آمدنی کے حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے اور ان کا یہ اقرار ہے۔ کہ جوں جوں آمدنی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بلا وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کیا کریں گے۔ اس وجہ سے وہ چندہ عام بھی نہیں دیتے۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا حصہ موعودہ فوراً بھیجا کریں یا بھجوایا کریں۔

(۳) جن دوستوں کے نام بقایا ہو گئے ہیں۔ وہ آئندہ تو اپنی آمد کا حصہ باقاعدہ ماہوار بھجوایا کریں۔ اور پچھلے بقایا ادا کریں (۴) بعض موصیوں کی رقوم مقامی جماعتہائے کے سیکرٹری یا محاسب صاحبان بجائے وصیت کے چندہ عام میں بھجوا دیتے ہیں۔ وہ روپیہ ارسال کرتے وقت موصیوں کے روپیہ کی تفصیل بھیجا کریں (۵) ہر موصی نے جو جائداد وصیت میں درج کی ہے۔ خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ اس کا اگر انتقال یا تغیر تبدل کرے تو اسکی اطلاع فوراً دفتر بہشتی مقبرہ میں دینی چاہیئے۔ اسی طرح اگر جائداد بڑھ گئی ہے۔ اور وصیت میں درج نہیں تو اس کی اطلاع بھی آنی چاہیئے۔

محمود شاہ سیکرٹری انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان

نبوت مسیح موعودؑ کے متعلق

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

(نمبر ۲)

پیغام صلح اپنے ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں راقم مضمون کی جرأت کی تعریف کرتا ہوا لکھتا ہے۔ "اس مضمون سے یہ مفہوم ہوتا ہے۔ کہ مضمون نویس کے خیال میں اُمتی نبی محدث سے بڑھکر ہوتا ہے اور وہ ایسا درجہ ہے جو محدثیت اور نبوت کے درمیان بطور برزخ کے ہے۔ اور کہ یہی درجہ مسیح موعود کا ہے"

اس کے بعد پیغام رقمطراز ہے۔ یہ تمام باتیں حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ حضرت صاحب نے محدث ہی کو اُمتی نبی قرار دیا ہے۔ اور اس کے وجود کو نبی اور اُمت کے درمیان بطور برزخ کے قرار دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ازالہ اوہام سے ایک تحریر نقل کی گئی ہے۔ جس کا ماحصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی یہ ہے:۔

"محدث جو مرسلین میں سے ہے۔ اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی محدث کا وجود انبیاء اور امم میں بطور برزخ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ اگرچہ کامل طور پر اُمتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۹)

دوسرا حوالہ آپ نے تریاق القلوب کا تحریر فرمایا ہے۔ جس سے یہ مطلب اخذ کیا گیا ہے۔ کہ صاحب الشریعت کے ماسوا سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملہم اور محدث قرار دیا ہے۔ پیشتر اس کے کہ میں ان تحریرات کی حقیقت پر روشنی ڈالوں میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ پیغام نے مضمون نویس کے جن الفاظ سے یہ سمجھا ہے۔ کہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود کا درجہ محدثیت سے بڑھکر ہے۔ وہ کونسے الفاظ ہیں۔ مضمون نگار کا سارا مضمون پڑھ جاؤ۔ آپ کو ایسے الفاظ کہیں نہیں ملینگے۔ ہاں مضمون کے آخر میں جہاں مضمون نگار نے اپنا مذہب لکھا ہے۔ وہاں یہ لکھا ہے"۔ کہ آپ ولی اللہ بھی نہ تھے۔ بلکہ یہ وہ برزخ ہے۔ جو در گفتن نمی آید" پیغام چونکہ ولی اللہ کو محدث سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نے اس تحریر سے یہ مفہوم اخذ کر لیا ہے۔ اور پھر بتانے کی کوشش کی ہے کہ محدث کا وجود ہی بطور برزخ کے ہوتا ہے۔

اب ولی اللہ کے یہ معنے جو پیغام نے سمجھے ہیں۔ ذہن میں رکھ کر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو وہاں صاف لکھا پاتے ہیں:۔

"اس اُمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ حاشیہ)

اس تحریر کا صاف مطلب ہے کہ محدث تو ہزارہا ہوئے مگر اُمتی نبی ایک ہی ہوا ہے۔ اور وہ محدث سے بڑھکر ہے اگر اولیاء اللہ (محدثین) بھی اُمتی نبی کہلا سکتے ہیں۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ صرف ایک اُمتی نبی ہونے کے کیا معنے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:۔

"حکمت الٰہی نے تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جائے۔ اور ان کا نام نبی نہ رکھا جائے اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جائے۔ پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔ تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو جائے"

یہ حوالہ بلا کسی تشریح کے ثابت کر رہا ہے کہ پہلے خلفاء کو جو بالضرور محدث تھے۔ اور حضرت عمرؓ کی محدثیت تو از روئے احادیث بھی مسلم ہے۔ وہ مرتبہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے نبی کہلا سکیں۔ یا نبی کے نام سے پکارے جائیں۔ بلکہ یہ بات صرف آخری خلیفہ یعنے مسیح موعود علیہ السلام کو ہی حاصل ہوئی ہے۔

اب وہ شخص بڑا ہی کم عقل ہو گا۔ جو ان تحریرات کو پیش نظر رکھتا ہوا یہ خیال کرے۔ کہ مسیح موعود کا مرتبہ محدثیت سے بڑھکر نہ تھا ایسا خیال کرنے والے شخص کو ہم بتائے دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محدثیت سے صاف انکار کر دیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے۔ اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے۔ یعنی عبرانی میں اس لفظ کو نابی کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے۔ جس کے معنے ہیں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے۔ جس کے ذریعہ امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئی تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے یہ میرے نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اس تحریر سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہیں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود محدث نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ خدا نے بھی آپ کو نبی کہا ہے۔ اور مفہوم نبی کا بھی آپ پر صادق آتا ہے۔ یعنی خدا سے علم پا کر کثرت سے پیشگوئیاں کرنا۔

(۲) نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ ہر نبی اپنے ساتھ نئی شریعت لیکر آئے۔ بلکہ جو خدا سے علم پا کر کثرت سے پیشگوئیاں کریگا۔ وہ نبی ہوگا۔

اس کے بعد حقیقۃ الوحی کا حسب ذیل حوالہ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی ...... پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں گئی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک تیرہ سو ۱۳۰۰ سال میں کسی شخص میں بھی وہ شرط نہیں پائی گئی جو نبی کے لئے ضروری ہے۔ اور صرف آپ کے وجود میں پائی گئی ہے۔ اس وجہ سے اُمت محمدیہ میں صرف آپ ہی نبی کہلانے کے مستحق ہیں۔ اب اگر یہ نعمت محدثیت ہی ہے۔ اور محدثیت سے بڑھکر نہیں۔ اور کثرت مکالمہ مخاطبہ اور اظہار علی الغیب کا مرتبہ محدث کو بھی مل جاتا ہے۔ اور یہ محدثیت ہی کی شرط ہے نبوت کی شرط نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ دوسرے محدثین بلکہ تمام افراد اُمت سے اس شرط کی نفی کی جا رہی ہے۔ کیا اس حوالہ سے صاف ثابت نہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس مرتبہ کا اظہار فرمایا ہے۔ جس پر آج تک سوائے آپ کے اُمت محمدیہ سے کوئی فرد نہیں پہنچا۔

جب یہ امر واضح ہو چکا کہ مسیح موعود کا دعویٰ محدثیت والی نبوت کا نہ تھا۔ بلکہ ایسی نبوت کا تھا۔ جو تیرہ سو سال میں اُمت محمدیہ میں کسی اور فرد کو نہیں ملی۔ تو آپؑ کے اُمتی نبی ہونے سے یہ سمجھنا کہ آپ محدث ہیں۔ کہاں کی دانش و بینش ہے۔

اب غور طلب یہ امر رہ گیا کہ ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محدث کو کیوں اُمتی نبی قرار دیا ہے۔ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ غیر مبایعین سراسر مغالطہ میں پڑے ہیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا گہری نظر سے مطالعہ نہیں کرتے۔ ذرا حضرت صاحب کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"محدث جو مرسلین میں سے ہے۔ اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی"

محدث کے امتی ہونے میں تو کسی کو کلام ہی نہیں۔ ہاں محدث کو محض نبی کے لفظ سے ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسے ناقص طور پر (جزوی طور پر) نبی قرار دیا ہے۔ اس میں کس کو کلام ہے۔ کہ محدث ناقص طور پر نبی ہی ہوتا ہے۔ مگر اس کی نبوت وہ نبوت نہیں ہوتی جو مسیح موعود والی نبوت ہے۔ اور جو انسان کو نبی کہلانے کا مستحق بنا دیتی ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود کی صاف تحریر تذکرۃ الشہادتین سے پیش کی جاچکی ہے۔ کہ یہ مرتبہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ صرف مسیح موعود نے ہی یہ مرتبہ پایا ہے۔ اور حقیقۃ الوحی سے بھی بتایا جاچکا ہے کہ مسیح موعود کی نبوت ایسی ہے۔ جس کو تیرہ سو سال میں امت محمدیہ سے کوئی فرد حاصل نہیں کر سکا۔ پس محدث جو بطور برزخ کے ہے اس پر جب امتی نبی کا لفظ اطلاق پائے گا۔ تو اس کی نبوت سے مراد جزوی نبوت ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر کو پیش کرنا اور باقی تحریروں کو چھپانا یہ غیر مبایعین کا قدیمی شیوہ ہے۔ اب بھی اگر کسی شخص نے میرے اس مضمون کے جواب میں قلم اٹھایا۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالے پیش کرکے یہ تو دکھائے گا۔ کہ مسیح موعود نے اپنے تئیں ناقص نبی جزوی۔ اور محدث کہا ہے۔ لیکن ان حوالہ جات کی چنداں پروا نہ کی جائے گی۔ جو ہماری طرف سے اس بات کے ثبوت میں پیش کئے جارہے ہیں۔ کہ مسیح موعود کا مرتبہ محدثیت سے بڑھ کر تھا۔ اور تیرہ سو سال میں کوئی فرد امت اس نعمت کو کامل طور حاصل نہیں کر سکا سوائے آپ کے۔

یہ بتانے کے بعد کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے امتی نبی کا لفظ استعمال ہوگا۔ وہ کامل امتی نبی کے معنوں میں ہوگا۔ جو کہ محدثیت سے بڑھ کر ہے۔ اور محدث کے لئے صرف جزوی معنوں میں۔ اب میں پیغام کے دوسرے حوالہ کی حقیقت بتانی چاہتا ہوں۔ حضرت صاحب کی تحریر تریاق القلوب ص ۱۳۰ اس طرح تحریر کرتے ہوئے کہ

"صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں۔ گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں۔ اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا ہے"

نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ صاحب شریعت کو ہی حضرت صاحب نے نبی قرار دیا ہے۔ باقی سب کو ملہم اور محدث قرار دیا ہے۔ جن کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان میں سے کوئی بھی نبی نہیں ہوتا۔

پیغام کا یہ نتیجہ بتاتا ہے۔ کہ اس کے نزدیک حضرت مسیح موعود تریاق القلوب میں صرف صاحب الشریعت کو نبی قرار دے رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ جو لوگ ہیں۔ وہ سب ملہم یا محدث ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں فرماتے ہیں "نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے۔ جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں"

کیوں صاحب تریاق القلوب میں تو صرف صاحب الشریعت کو نبی قرار دیا جا رہا ہے۔ اور اشتہار غلطی کے ازالہ میں نبی کے لئے شارع ہونا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ یہ اختلاف کیسا۔ کیا اس سے بالوضاحت معلوم نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقیدہ نبوت میں تبدیلی کرلی ہے۔ اور پہلے نبی کے لئے شریعت یا احکام جدیدہ لانا ضروری سمجھتے تھے۔ مگر پھر غیر ضروری۔ پیغام کو واضح ہو۔ کہ اسی شرط کا سارا جھگڑا ہے۔ پہلے چونکہ نبی کیلئے شارع ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ اور خدا کے الہامات میں نبی کے لفظ کی محدثیت سے تاویل کی جاتی تھی۔ مگر جونہی یہ حقیقت آشکارا ہوئی۔ کہ نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں۔ بلکہ یہ بھی محقق ہوگیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی کئی نبی ایسے گذر چکے ہیں۔ جن کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی۔ اور وہ محض پیشگوئیوں اور نبوتوں کی وجہ سے نبی کہلاتے تھے۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ۔ شہادۃ القرآن۔ ڈائری بدر) تو آپ نے اپنے تئیں نبی قرار دے دیا۔ اور اسی اشتہار میں محدثیت کے دعوے کا انکار کرکے علی الاعلان بلاخوف لومۃ لائم اپنے تئیں نبی بتایا۔ اب غالباً ناظرین سمجھ گئے ہونگے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحب الشریعت کے الفاظ کے ساتھ جس قدر ملہم اور محدث ہونگے کے الفاظ کیوں بڑھائے۔ اور یہ کیوں نہ لکھا۔ کہ صاحب الشریعت کے ماسوا ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے۔ جو محض ملہم اور محدث نہ ہو۔ بلکہ اس کا مرتبہ ایسا ہو۔ اور اس نے وہ نعمت پائی ہو۔ جس کو تیرہ سو سال میں امت محمدیہ کا کوئی فرد حاصل نہیں کر سکا۔

(قاضی محمد نذیر از لائل پور)

انگریزی رسالہ ریویو آف ریلجنس

جب سے انگریزی رسالہ ولایت سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کی چھپائی۔ کاغذ تصاویر اور ترتیب مضامین کے لحاظ سے اس میں ایک خاص شان پیدا ہوگئی ہے۔ مکرمی درد صاحب و محبی ملک صاحب یورپ کی ضروریات اور مذاق کے مطابق اس کی تالیف و تسوید میں نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے مغربی ممالک میں دین اسلام کی ایک حقیقی تصویر پیش کی جارہی ہے۔ اور اسلام اور اسلامیوں کی صحیح نمائندگی ہو رہی ہے۔ حضرت درد نے بانی اسلام کی محبت میں اپنے دردناک دل کا اظہار مقدمہ کارٹون کے وقت غیورانہ پر زور اور فاتح کے ساتھ کرتے ہوئے اہل یورپ پر اپنا فتح مندانہ رعب بٹھلا دیا ہے۔ لنڈن سے ایک رسالہ کی ضرورت میں اس عاجز سے محسوس کر رہا تھا۔ جس دن میں نے زمین انگلستان پر ۱۹۱۷ء میں قدم رکھا۔ اور یار با برادران عبد اللہ سیالی اور نیر کے ساتھ اس کے متعلق مشورہ ہوا۔ اور سکیمیں تیار ہوئیں۔ مگر ہر کام کے واسطے ایک وقت مقدر ہوتا ہے۔ اور اس میگزین کے اجرائے از لنڈن کے واسطے یہی مقدر تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پہلے ورود یورپ کی یادگار بننے کا اسے افتخار حاصل ہو۔ فالحمد للہ۔ یہ رسالہ یورپ سے جاری ہوگیا۔ اور گذشتہ ایک سال کا تجربہ شاہد ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے جس قدر اشاعت نہ صرف انگلینڈ میں بلکہ دیگر بلاد یورپ امریکہ میں ہو رہی ہے۔ وہ بہت ہی قابل قدر ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید قوی ہے۔ کہ جلد وہ وقت بھی آجائے گا۔ کہ یہ رسالہ اپنی کثرت خریداری کے سبب اپنے اخراجات کو خود ہی برداشت کرلے۔ لیکن سردست اس امر کی ضرورت بلکہ اشد ضرورت ہے۔ کہ احمدیان ہندوستان اس انگریزی رسالہ کی اشاعت میں ایک خاص حصہ لیں۔ اور یہ تین طرح سے ہو سکتا ہے۔

(۱) ایک یہ کہ سب احمدی احباب جو انگریزی جانتے ہیں۔ وہ سب اس کے خریدار ہوں۔ خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ بہت سے لوگ اس مذاق کے ہوتے ہیں۔ کہ وہ کسی کتاب کو تو نہیں پڑھتے۔ مگر رسالہ یا اخبار انہیں دے دیا جائے۔ تو اسے پڑھ لیتے ہیں۔

(۲) آج کل تمام شہروں میں لائبریریاں اور کتب خانے کھل رہے ہیں۔ احباب اپنی طرف سے قیمت ادا کرکے ان کتب خانوں میں یہ رسالہ بھجوائیں۔ فرداً فرداً احباب ایسا کریں یا کسی مقامی جماعت کی طرف سے ایسا رسالہ جاری کیا جائے۔

(۳) سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ یورپ امریکہ کے معززین کے نام یہ رسالہ کچھ عرصہ کے واسطے مفت جاری کیا جائے۔ تاکہ ان کو کچھ عرصہ مفت پڑھنے کے بعد اس کی قدر و منزلت معلوم ہو۔ اور وہ پھر اپنی قیمت ادا کرکے اس کی خریداری کریں۔ ہمارے پاس ایسے لائق اشخاص کی ایک بہت بڑی فہرست ہے۔ اور ہم ایسا بھی انتظام کر سکتے ہیں۔ کہ جس معزز جنٹلمین یا لیڈی کے نام کسی ہندوستانی بھائی یا بہن کی ادا کردہ قیمت سے رسالہ جاری کیا جائے۔ ان کی آپس میں خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری کرادیا جائے۔ احباب کرام اس طرف بہت جلد توجہ فرمائیں۔

(آپکا خادم محمد صادق عفا اللہ عنہ ناظر امور خارجیہ و مینجر رسالہ ریویو انگریزی قادیان)

اشتہارات

نئے سال کے نئے تحفے

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے اس سال احباب احمدیہ کی خاطر مندرجہ ذیل نادر و لاجواب کتابیں بصرف زر کثیر شائع کی ہیں۔ دوستوں پر لازم ہے۔ کہ انہیں خریدیں۔ پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نور القرآن حصہ اوّل قرآن کریم کا من جانب اللہ ہونا۔ صداقت اسلام و نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت اور عیسائیت و دیگر ادیان باطلہ کا ردّ۔ قیمت ۲ر

نور القرآن حصہ دوم اسلام کی سچائی اور عیسائیت کا لاجواب ردّ۔ پادریوں کے مشہور اعتراضوں کی تردید۔ اور نبی کریم صلعم کا معصوم اور نبی ہونا براہین نیرہ سے ثابت کیا ہے۔ ۷ر

پرانی تحریریں تین معرکتہ الآرا مضامین (۱) وید و فرقان کا مقابلہ (۲) الہام کی حقیقت (۳) آریوں کے مسئلہ قدامت روح و مادہ کی تردید۔ قیمت ۳ر

ستارہ قیصریہ ملکہ معظمہ وکٹوریا کو تبلیغ اسلام اور اپنے دعویٰ ماموریت کی تبلیغ۔ ۱ر

روئداد جلسہ دعا سورہ والناس کی تفسیر۔ گورنمنٹ انگریزی کے احسانات کا ذکر۔ اطمینان عبادت کی چار شرطوں کا ذکر۔ جہاد کا اصل مطلب وغیرہ۔ ۳ر

ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی و عبداللہ چکڑالوی قرآن کریم۔ تعامل۔ حدیث اور فقہ کے مراتب اور ہر ایک کے متعلق سچا فیصلہ۔ کہ ان میں سے کون کس پر مقدم ہے۔ ۲ر

کشتی نوح یہ چوتھی بار بڑے اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ اب کے اس میں سولہ صفحہ کا انڈکس اور فہرست مضامین بھی لگایا گیا ہے۔ حضرت اقدس کی پاک تعلیم کا مطالعہ کرنے والوں کو اس کا پڑھنا لازمی ہے۔ ۶ر

تقریر و تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

ہستی باریتعالیٰ یہ وہ معرکتہ الآرا مضمون ہے۔ جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء میں بیان فرمایا تھا۔ اور جس کے لئے دوست مدت سے چشم براہ تھے۔ اور جس کے جلد سے جلد شائع کرنے کا تقاضا کیا کرتے تھے۔ اب بعد از نظر ثانی پہلی دفعہ نہایت اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا گیا ہے۔ مضمون کی تعریف یا اس کی اہمیت بتلانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کا طرز استدلال اور اہم سے اہم اور نازک ترین مسائل کو آسان اور عام فہم طریق پر بیان کرنا مخفی نہیں۔ اس لئے دوستوں پر لازم ہے۔ کہ وہ اسے خریدیں۔ پڑھیں اور دیکھیں۔ کہ مضمون کو کس خوبی اور لاجواب طرز پر نبھایا ہے۔ اور اس تمام مسائل سے اہم ترین مسئلہ کو حضور نے ہمارے لئے کس قدر عام فہم اور سہل کر دیا ہے۔ کہ پڑھتے ہی فوراً سمجھ میں آ جائے پرستان توحید کو اس کا مطالعہ نہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے۔ حجم ۲۰۸ صفحہ عہ

حقیقۃ النبوۃ یہ تصنیف لطیف احباب کی طلب اور بصرف زر کثیر دوسری مرتبہ شائع کی گئی ہے۔ اس میں مسئلہ نبوت کے ہر پہلو پر مبسوط بحث کی گئی ہے۔ حجم ۳۰۰ صفحہ سے زیادہ مگر قیمت صرف عہ

اسلام اور قتل مرتد مصنفہ حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے۔ یہ وہ ضروری اور محققانہ مضمون ہے۔ کہ جس کا کچھ حصہ الفضل میں بھی شائع ہوا تھا۔ اور جسے اب مکمل کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

اس میں جہاں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ مرتد کے متعلق جو تعلیم اسلام کے نادان دوستوں نے پیش کی ہے۔ وہ اسلام کے منور چہرہ پر نہایت ہی بدنما داغ ہے۔ وہاں قرآن کریم و احادیث نبوی اور دیگر اسلامی لٹریچر سے بھی یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ اسلام نے ہرگز مذہب میں جبر اور تشدد روا نہیں رکھا۔ قیمت صرف عہ

بہائی مذہب کی حقیقت جناب مولانا مولوی فضل دین صاحب احمدی پلیڈر نے اپنے لمبے اور گہرے مطالعہ اور کمال تحقیق کے بعد تصنیف فرمایا ہے۔ اس میں بابیوں اور بہائیوں کی مستند اور مسلمہ کتب و تحریرات سے ہی یہ امر واضح کیا ہے۔ کہ یہ فرقہ اسلام سے نہ صرف کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اسلام کا سخت دشمن ہے۔ حجم ۱۴۲ صفحہ۔ مگر قیمت عام اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف ۱۰ر رکھی گئی ہے۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ اس کے متعدد نسخے خرید کر اسلامی پبلک میں تقسیم کریں۔ تاکہ اس زہریلی تحریک سے لوگ واقف ہو کر اس کے اثرات سے محفوظ رہیں۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی جو اس موقعہ پر اور جگہ سے شائع ہوئی ہیں۔ ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔ صداقت روح و مادہ تفسیر القرآن یعنی خزینۃ العرفان جلد ۱ عہ مسیح موعود ۳ر مباحثہ سرگودھا ۳ر مباحثہ آریہ سماج ۷ر مباحثہ ختم نبوت ۳ر تفسیر سورہ جمعہ از حضرت خلیفہ اول ۳ر احمدیہ نوٹ بک مجلد عہ حمائل معرّا مجلد عہ خزینۃ العلوم ۷ر اسلامی اصول کی فلاسفی ۵ر فرائض مستورات ۱ر صداقت اسلام ۱ر بلائے دمشق ۱ر صادقوں کی روشنی ۵ر پیشگوئی مرزا احمد بیگ ۳ر اسلام عالمگیر مذہب ہے ۳ر

المشتہر

مینجر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور

بوجہ رمضان مفید کتابوں میں خاص رعایت

مجربات نور الدین ہر دو حصہ عہ۔ رعایتی للعہ۔ عبرت ۸ر مترجم پارہ ۱ ترقی اسلام ۸ر۔ درس القرآن عہ سرمۂ چشم آریہ ۱۲ر خاتم النبیین کی تفسیر ۱۰ر خطبات محمود ۱۲ر کسر صلیب ہر چہار حصہ ۲ر سیرت مسیح موعود ۳ر تقریر اور خط ۳ر لیکچر لاہور ۲ر تصدیق المسیح ۵ر فتح اسلام و توضیح مرام و ازالہ اوہام مکمل عہ بحر العرفان ۶ر قبولیت دعا کے طریق ۳ر چھیاسی گر ۴ر صداقت اسلام ۱ر تذکرۃ المہدی ۴ر عیسائیوں کی دیانتداری ۲ر لوح ہدیٰ رنگین ۲ر عظمۃ القرآن ۱ر حضرت اقدس کے خلیفہ اول رضہ کے نام ۱ر خلیفۃ المسیح الثانی کی دو تقریریں ۳ر تحفۃ الملوک ۱۲ر فوٹو حضرت اقدس ۱ر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید کے صحیح حالات ۱ر مکتوبات کا خاص نمبر ۶ر حدیث شریف کی دعائیں ۲ر نماز احمدی مترجم ۵ر قول فیصل ۱ر نبیوں کی پہچاننے کے بیس دلائل سلک مروارید ہر دو حصہ ۱۰ر

پنجابی کتب مصنفہ مولوی پلیڈر منظور احمد بھیروی

دربار مہدی ۳ر چٹھی مسیح ۱ر چٹھی مہدی ۱ر پنٹھی مسیح موعود ۱ر منارۃ المسیح ۱ر گھڑیال احمدی ۱ر روحانی چرخہ ۱ر اسلامی شادی ۲ر نعمت اللہ خاں کی شہادت ۲ر اقبال مہدی ۱ر مرزا صاحب ۳ر گورچین ۱ر قادیانی لعل ۱ر حق دا آوازہ ۱ر شدھی ۱ر جھنڈی ۱ر انوار مہدی ۱ر کامن راج بی بی ۲ر وفات نامہ عبدالحی ۱ر وفات نامہ خلیفہ اوّل ۱ر نماز احمدی پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ۵ر ڈھنڈورہ احمدی ۲ر گلزار نکتہ ان تمام کتب کے اکٹھے خریدار سے بجائے تین روپیہ کے مبلغ دو روپے لئے جاوینگے۔

کتب تردید آریہ سماج

آریہ پنتھ کا فوٹو ۸ر پیدائش عالم ۳ر شدھی کی اشدھی ۲ر کیفیت وید ۵ر۔ اسلام اور گرنتھ ۴ر گرنتھوں میں نور اسلام ۵ر تار بید و ۴ر رشین گن ۴ر انیسویں صدی کا مہرشی ۱ر ملحق ذوالجلال ہر دو حصہ ۷ر تنبیہ زبان دراز ۱ر عظمۃ القرآن ۱ر ازالۃ الشکوک ۲ر رد تناسخ ۳ر تنقید الصحیح ۔ تردید بابی و بہائی مذہب ۸ر وہ برگزیدہ رسول ان تمام کے خریدار بجائے للعہ کے ۱۲ر لئے جائیں گے۔ اور اخبار الفضل نمبر ۸۰ مورخہ ۲۶ جنوری والے اشتہار کی کتب بھی رعایت دی جائیں گی۔

المشتہر

مینجر نصیر بک ایجنسی قادیان

اشتہارات

محافظ حمل حب اٹھرا

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کے چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا تھے۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک تقریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوا لے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

حب فولاد

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ عام بدن کی کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد ان کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ خون پیدا کرتے ہوئے آدمی کو چست و توانا بنا کر رنگ سرخ کرتی ہیں۔ دماغ کا خاص علاج ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی عہ

سرمہ شفاء

یہ وہ بابرکت سرمہ ہے۔ جس کو حضور نے سب سے اول علاج میں استعمال کرنا شروع کیا۔ یہ سرمہ آنکھوں کا رفیق ہے۔ اس سے دھند۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ پیدار پانی۔ پلکوں کی خارش پلکوں کے بال گرنے۔ سرخی چشم۔ سلاق۔ پلکوں پر دانے نکلنے سرخ سرخ پھنسیاں۔ ان سب کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

رفیق صحت چٹکی یعنی پھکی بچگان

یہ خوش رنگ خوش ذائقہ چٹکی چھوٹے بچوں کی صحت اور طاقت اور زندگی کی بھی محافظ ہے۔ یہ چٹکی بچوں کو روزانہ استعمال کرانے سے بچہ اکثر بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بدہضمی پیٹ درد۔ ہرے پیلے سبز دست۔ پیٹ کا پھولنا۔ زکام کھانسی۔ بخار قبض۔ دودھ ڈالنا۔ پھوڑے پھنسی۔ خارش۔ تمام امراض سے بچہ کو آرام رہتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرائیں۔ قیمت فی شیشی دس آنے۔

تمام ادویہ کے ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

مفرح جہانگیری

جاننے والے جانتے ہیں۔ اور آنکھوں والے دیکھتے ہیں۔ کہ اکثر آدم کے فرزندان کی جوانی کا زمانہ رنج و الم حسرت و یاس کی سرد آہوں سے معمور ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن۔ احباب کی صحبت سے نفرت۔ دماغ کا ضعف۔ جگر کی خرابی۔ ہاضمہ کا بگاڑ۔ نفخ اور ریح کی شکایت۔ بدن کی لاغری۔ چہرے کی بے رونقی۔ دل کی دھڑکن۔ وہم۔ نسیان۔ دائمی قبض۔ کثرت پیشاب۔ کمر اور جوڑوں کا درد۔ سلسلہ تولید بند۔ یہ ہے وہ روشن آئینہ جس میں ہمارے ملک کے اکثر نوجوانوں کا عکس نظر آتا ہے۔

مفرح جہانگیری ایک نہایت ہی خوشگوار تریاق ہے۔ اس کا اثر عارضی نہیں۔ بلکہ اس کے استعمال سے حواس خمسہ کی درستی۔ خیالات کی بلندی۔ عالی حوصلگی۔ خون صالح اور مادہ تولید میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔

مفرح جہانگیری طالب علموں۔ ہیڈ ماسٹروں۔ بیرسٹروں۔ وکیلوں۔ تجارت پیشہ اور دیگر عام دماغی کام کرنے والوں کو تکان کو ختم کرتی۔ تند خوئی۔ تیز مزاجی۔ بے صبری سے بفضل خدا محفوظ رکھنے میں بے نظیر ہے۔ قیمت ڈبیہ کلاں پانچ روپیہ قیمت ڈبیہ خورد عہ۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔

المشتہر

ایم۔ ای۔ خلیل مینجر۔ احمدیہ دوائی خانہ سیالکوٹ

ہر قسم کی مہروں کا کارخانہ

(۱) لوہے۔ پیتل۔ لکڑی اور ربڑ کی مہریں ہر ایک زبان اور ہر ایک نمونہ کی نہایت اچھی تیار کی جاتی ہیں۔

(۲) ہر ایک قسم کے بلاک۔ اور جلد سازوں کے لئے پھول کرنے اور رول وغیرہ نہایت جانفشانی سے بنائے جاتے ہیں۔

المشتہر

اے جی احمد اینڈ سنز۔ اسلام پورہ سیالکوٹ

سول انجینئرنگ کالج کپورتھلہ بسرپرستی و امداد

ہز ہائی نس عالی جناب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ سال گذشتہ میں کالج ہذا کو ریاست نے ریکگنائز کر لیا ہے۔ یہاں کے طلباء گورنمنٹ کے ہر محکمے میں مختلف تنخواہوں پر اس وقت کام کر رہے ہیں۔ بہت سے اخبارات سٹوڈنٹس اور انجینئرز کے علاوہ ڈائرکٹر جنرل ملٹری ورکس انڈیا۔ ایجوکیشنل کمشنر انڈیا گورنمنٹ کے لیسے جلیل القدر حکام نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور سٹاف کی تعریف فرمائی ہے۔ سب اوورسیر۔ اوورسیر اور سب انجینئر کلاسز کیلئے پراسپکٹس ملازم شدہ طلباء کی فہرست معہ حکام کے سرٹیفکیٹ کے پرنسپل ڈائرکٹر صاحب سے مفت مل سکتی ہے۔

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا

مصدقہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضہ مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں۔

قیمت قسم اول عہ فی تولہ۔ خاص سرمہ عنہ فی تولہ۔ ممیرا خالص عنہ فی تولہ۔

ست سلاجیت کے فوائد سے ایک دنیا واقف ہے۔ قسم اول فی تولہ ایک روپیہ۔

سید صاحب کی ادویات محتاج تصدیق نہیں ہیں۔ معزز انگریز صاحبان ہندوستان میں ڈاکٹروں کی سفارش سے تجربہ کے بعد ولایت میں بھی منگاتے ہیں۔ ڈاکٹر فضل کریم۔

المشتہر

سید احمد نور کابلی احمدی مہاجر موجد سرمہ ممیرا۔ قادیان ضلع گورداسپور

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے "تریاق چشم" جسے مرزا احاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط انگریزی صاحب سول سرجن۔

نوٹ:۔ قیمت پانچ روپیہ (صہ) تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصول ڈاک کے موازی ۸ ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار میرزا احاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گڑھی شاہ دولہ صاحب گوجرات پنجاب

موتی سرمہ کی شان

اور ہندو مسلمان دونو قربان

جناب لالہ اودھو رام صاحب نائب مدرس مڈل سکول چونی سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ لہذا ایک تولہ سرمہ بذریعہ وی پی اور بھیج دیں۔

آج موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے۔ جو ایک دفعہ منگواتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے۔

اکسیر البدن رجسٹرڈ۔ تمام مقوی ادویات کی سرتاج ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کیلئے اکسیر اعظم۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ پتہ:۔

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ۔ قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

—— معلوم ہوا ہے۔ دربار اندور کے متعلق جو تحقیقاتی کمیشن مقرر ہوا ہے۔ وہ اپنے اجلاس دہلی میں کرے گا۔

—— پوسٹ مینوں اور لوئر گریڈ کے سٹاف کی کانفرنس لاہور میں ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ فروری کو ہوگی۔ مسٹر جوشی صدر ہونگے۔

—— ودھوا وواہ سبھا لاہور اور اس کی شاخوں کے زیر اہتمام ماہ جنوری میں ۲۱۳ شادی بیوہ گان ہوئیں۔

—— ہندوستان کا دس کروڑ روپیہ ہر سال شراب کی نذر ہوتا ہے۔

—— کلکتہ میں دو بنگالی ایک بند کمرہ کے اندر مٹی کے تیل کا لیمپ جلا کر سو گئے۔ اور صبح مردہ پائے گئے ہیں۔

—— پشاور ۱۱ فروری۔ مسلح ڈاکوؤں کے چھوٹے چھوٹے دستوں کی نقل و حرکت کی اطلاع پر سرحدی سپاہیوں کی دو جماعتیں مردان سب ڈویژن میں راستوں پر متعین کر دی گئیں۔ ۸ فروری کی شام کو ڈاکوؤں نے کٹھونگ شرک پر پہرہ دار سپاہیوں پر حملہ کیا۔ تین ڈاکو زخمی ہو گئے اور گرفتار کر لئے گئے۔ ڈاکوؤں کے ایک دوسرے جتھے نے تنگی سے آٹھ میل کے فاصلہ پر امیر آباد کے نزدیک دیہاتیوں کی ایک کمین گاہ پر حملہ کیا۔ دیہاتیوں نے تین ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کے اسلحہ پر قبضہ کر لیا۔

—— آگرہ ۱۱ فروری۔ کل آریہ سماج کا جلوس نکلا۔ اس کے دوران میں بعض جوشیلے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مباحثہ شروع ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں سخت لڑائی ہوگئی۔ پانچ چھ آدمی زخمی ہوئے۔ لڑائی تھوڑی ہی دیر ہوئی۔ کیونکہ پولیس نے فوراً اسے روک دیا۔

—— آغا محمد صفدر صاحب سیالکوٹی کو میونسپلٹی لاہور نے محصولات کے افسر مقرر کیا ہے۔ جن کی تنخواہ ۷۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔

—— بمبئی ۱۰ فروری۔ مولوی ظفر علی خاں رکن وفد خلافت نے عرب سے واپس آنے پر ایک نمائندہ اخبار سے ملاقات کے دوران میں ابن سعود کی تعریف کے پل باندھتے ہوئے حسب معمول زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔

—— کرنال ۱۲ فروری۔ آج پانی پت کے مشہور مقدمہ محرم میں جو کئی ماہ سے مسٹر داہ سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا تھا فیصلہ سنا دیا گیا۔ مجسٹریٹ نے جملہ ملزمان کو زیر دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند مجرم قرار دیا۔ ۱۲ شہر کے بنیوں کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزائیں دیں۔ ۲ اشخاص کو جن کے خلاف یہ الزام تھا۔ کہ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر حملہ کیا۔ تین تین ماہ قید بامشقت کی سزا دی اور چھ جاٹوں کو جن پر سرغنہ ہونے کا جرم ثابت ہوا۔ ایک ایک ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ایک ایک ماہ قید کا حکم دیا۔ دس اور جاٹوں کو ایک ایک ماہ قید کی سزا دی گئی۔ اور باقیوں کو زیر دفعہ ۵۶۲ تعزیرات ہند تنبیہہ کر کے چھوڑ دیا۔

—— دہلی ۱۱ فروری۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے آنریبل مسٹر ای۔ آر۔ ایبٹ چیف کمشنر صوبہ دہلی کے ماہ اپریل میں ملازمت سے سبکدوش ہونے پر مسٹر اے۔ ایم۔ سٹو۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ کمشنر راولپنڈی کو دہلی کا چیف کمشنر مقرر کیا ہے۔

—— سگ گزیدہ اشخاص کا علاج کسولی کے پاسچر انسٹی ٹیوٹ میں ہوتا تھا۔ اب لاہور میں بھی کیا جاتا ہے۔

—— مدراس ۱۱ فروری۔ ایک شخص نے چالیس دن کے لئے اپنے آپ کو زمین میں زندہ دفن کر دیا تھا۔ چوتھے دن پولیس کو جب اس کی اطلاع ملی۔ تو اس نے اس کے چیلوں اور اعزا کے احتجاج کے باوجود گڑھا کھودا۔ جس میں سے وہ شخص زندہ برآمد ہوا۔

—— لاہور [illegible] فروری۔ سپیشل پولیس کے عملہ نے شیخ عبدالعزیز صاحب سپرنٹنڈنٹ کی سرکردگی میں ڈاکوؤں کے دو گروہوں کو گرفتار کیا ہے۔ جو ایک عرصہ سے پنجاب کے وسطی اضلاع میں ڈاکے ڈالا کرتے تھے۔ ان کے دو مشہور سرغنوں میں شہابو تو جان سے مر گیا۔ لیکن کمو گرفتار ہوا ہے۔ اس کے ساتھ چالیس اور ڈاکو بھی پکڑے گئے ہیں۔

—— مسٹر شعیب قریشی رکن وفد خلافت متعلق حجاز نے بیان کیا۔ مکہ معظمہ کے انہدامات کے متعلق میں پہلے طور پر مولوی محمد شفیع داؤدی صاحب والے وفد کی رپورٹ کی معہ اس کے ضمنی نوٹ کے تائید کرتا ہوں۔ جو واقعات انہیں انہدام قبہ جات وغیرہ کے دکھائے گئے ہیں۔ بالکل صحیح اور درست ہیں۔ مسجد بوقبیس کی تعمیر کر دی گئی ہے۔ مولد نبوی کی تعمیر کے احکام بھی ہمارے مدینہ منورہ جانے کے قبل صادر ہو گئے تھے۔ لیکن ہماری واپسی پر مدینہ منورہ اور جدہ وغیرہ کے سقوط کے بعد ہم سے یہ کہا گیا۔ کہ لکڑی وغیرہ کے نہ ملنے کے باعث کام میں دیر ہو رہی ہے۔ مدینہ منورہ میں پہنچ کر میں نے خود گنبد پر چڑھ کر بغور دیکھا۔ تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عوالی کی جانب سے آئے ہوئے دو گولیوں کے نشانات موجود ہیں۔ اسی طرح مینارہ کے اوپر بھی ایک گولی کا نشان ہے۔ سیدنا حمزہ کی قبر بالکل سلامت ہے۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی قبر کے تعویذ کا کچھ حصہ ٹوٹ گیا تھا۔ جو ہمارے پہنچنے سے پہلے تعمیر ہو چکا تھا۔ مستقبل حجاز کے متعلق میں دعوے کے ساتھ اپنی تحقیقات اور استفسار کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر بالکل نہیں تو تقریباً تمام لوگ حجازی مستقبل حکومت کے مسئلہ میں مجلس خلافت کے ہم خیال ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن ۱۰ فروری۔ "مارننگ پوسٹ" کا سیاسی نامہ نگار بیان کرتا ہے۔ کہ قابل وثوق ذرائع سے اس خبر کی تصدیق و توثیق ہوگئی ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا تھوڑے عرصہ کے بعد لنڈن میں تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

—— طہران ۹ فروری۔ مجلس ایران نے اتفاق رائے سے حکومت کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ مجوزہ ریلوے کے لئے داغ بیل ڈلوانے کا کام شروع کر دے۔ اور نقشے وغیرہ تیار کرائے۔ نیز ایک جرمن اور ایک امریکن انجنیر کی خدمات حاصل کرلے۔

—— پیرس ۱۱ فروری۔ "لاجرنل" کا ایک پیغام اس اطلاع کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ ہسپانیہ کے وزیر اعظم جنرل پریمو ڈی رویرا پر بارسیلونا کے شہر میں مختلف مقامات سے سات بم پھینکے گئے۔ مگر وہ بچ گئے۔

—— لنڈن ۱۰ فروری۔ دارالعوام میں سر فریڈرک ہال کو جواب دیتے ہوئے سر آسٹن چیمبرلین نے کہا۔ کہ جمعیت الاقوام کے آغاز قیام سے لے کر اس وقت تک برطانیہ نے تخمیناً ۳۰۳۵۰۰۰ پونڈ۔ فرانس نے ۳۱۶۰۰۰ پونڈ۔ اور اطالیہ نے ۲۲۸۰۰۰ پونڈ جمعیت الاقوام کے لئے بطور امداد کی رقوم کے دیئے ہیں۔ ان رقوم میں بین الاقوامی ہیئتہ عدالت کے مصارف بھی شامل ہیں۔

—— لنڈن ۱۰ فروری۔ سر آرتھر کیتھ نے تین پنجروں کا جو حال ہی میں پورٹ سمتھ سے برآمد ہوئے ہیں معائنہ کیا۔ اور بتایا۔ کہ یہ پنجر ان لوگوں کے ہیں۔ جو [illegible] میں قبائل کی باہمی لڑائی میں قتل ہوئے تھے۔

—— روما ۸ فروری۔ بنغازی سے روانہ ہو کر ایک اطالوی فوجی دستہ نخلستان جراب میں داخل ہو گیا۔ اور وہیں کے رؤسا و امرا کے سامنے اطالوی جھنڈا گاڑ دیا گیا۔ اور اطالوی پھریرا اڑایا گیا۔ عربی سرداروں میں محمد سنوسی بھی شامل ہیں۔ جو سلسلہ سنوسیہ کے بانی کی اولاد میں سے ہیں۔ ان عربی سرداروں نے ظاہری اطاعت کا اظہار کر دیا۔ ہوائی جہازوں نے اعلانات برسائے جن میں وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ مقدس مقامات کی حرمت و عزت برقرار رکھی جائے گی۔ شریف پاشا کو مقدس مقامات کا نگران بنا دیا گیا ہے۔

—— رگبی ۱۱ فروری۔ ۱۹۱۷ء میں آئرلینڈ کے پاس ہی ایک جرمنی آبدوز نے برطانی جہاز لوانشک کو تباہ کر کے غرق کر دیا تھا اب محکمہ بحری کے وزیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ محکمہ بحری کے غوطہ زنوں نے اس میں سے ۵۰ لاکھ پونڈ کا سونا نکال لیا ہے۔

(منشی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)